سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2020

جمعرات، 3- ستمبر 2020

(یوم الخمیس، 14- محرم الحرام 1442ھ)

سترہویں اسمبلی: چوبیسواں اجلاس

جلد 24 : شمارہ 2

73

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 3- ستمبر 2020

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ ہائر ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

عام بحث

پرائس کنٹرول پر بحث

ایک وزیر پرائس کنٹرول پر عام بحث کی تحریک پیش کریں گے۔

75

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا چوبیسواں اجلاس

جمعرات، 3۔ ستمبر 2020

(یوم الخمیس، 14۔ محرم الحرام 1442ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام 4 بج کر 15 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ o

وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى وَاَقِمْنَ
الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ
لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ۚ﴿۳۳﴾
وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيْفًا خَبِيْرًا ﴿۳۴﴾

سُورۃُ الاَحزاب آیات 33 تا 34

اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور جس طرح پہلے جاہلیت کے دنوں میں زیب وزینت کی نمائش کی جاتی تھی اس طرح اظہار زینت نہ کرو اور نماز پڑھتی رہو اور زکوٰۃ دیتی رہو اور اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کی فرمانبرداری کرتی رہو۔ اے پیغمبر کی گھر والیو اللہ چاہتا ہے کہ تم سے ہر طرح کی ناپاکی دور کر دے اور تمہیں بالکل پاک صاف کر

دے(33) اور تمہارے گھروں میں جو اللہ کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں اور حکمت کی باتیں سنائی جاتی ہیں اُن کو یاد رکھو بے شک اللہ باریک بین ہے باخبر ہے(34) وماعلینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

مفلسِ زندگی اب نہ سمجھے کوئی، مجھ کو عشقِ نبی اس قدر مل گیا
جگمگائے نہ کیوں میرا عکسِ دروں ایک پتھر کو آئینہ گر مل گیا
جس کی رحمت سے تقدیر انساں کھلے اُس کی جانب ہی دروازۂ جاں کھلے
جانے عمر رواں لے کر جاتی کہاں خیر سے مجھ کو خیر البشر مل گیا
ذہن بے رنگ تھا سانس بے رُوپ تھی روح پر معصیت کی کڑی دھوپ تھی
اُس کی چشمِ کرم رونقِ جاں بنی، چھاؤں جِس کی گھنی وہ شجر مل گیا
جب سے مجھ پر ہوا مصطفیٰؐ کا کرم بن گیا دل مظفر چراغِ حرم
زندگی پھر رہی تھی بھٹکتی ہوئی، میری خانہ بدوشی کو گھر مل گیا

سوالات

(محکمہ ہائر ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ ہائر ایجوکیشن سے متعلق سوالات دریافت کئے جائیں گے اور ان کے جواب دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 3157 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: پی پی۔72 میں گورنمنٹ بوائز کالج پھلروان میں طالبعلموں کی تعداد، خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

***3157: جناب صہیب احمد ملک:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔72 (سرگودھا) میں گورنمنٹ بوائز کالج پھلروان کب سے قائم ہے؟

(ب) اس کالج میں طالبعلموں کی تعداد کلاس وار مع بلڈنگ کی تفصیل دی جائے؟

(ج) اس کالج میں ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ سٹاف کی تعداد اور خالی اسامیوں کی تفصیل علیحدہ علیحدہ دی جائے؟

(د) مذکورہ کالج کو سال 19-2018 اور 20-2019 کے دوران کتنی رقم فراہم کی گئی ہے؟

(ہ) اس کالج میں کون کون سی مسنگ فسیلٹیز ہیں اور یہ کب تک مسنگ فسیلٹیز فراہم کر دی جائیں گی؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) گورنمنٹ کالج پھلروان سرگودھا 2018-08-18 سے قائم ہے اور یہ پی پی۔72 میں واقع ہے۔

(ب) کالج میں طالبات کی تعداد کلاس وار مع بلڈنگ کی تفصیل درج ذیل ہے:

ایف اے / ایف ایس سی	بی اے / بی ایس سی
فرسٹ ائیر / سیکنڈ ائیر	تھرڈ ائیر / فورتھ ائیر
109/133	17/18

کلاس رومز آٹھ، آفس تین، لیبارٹریز چار، لائبریری ایک،

واش روم سولہ، سرونٹ کوارٹر چار۔

(ج) کالج میں ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ سٹاف کی تفصیل درج ذیل ہے:

ٹیچنگ سٹاف:

خالی	ورکنگ	کل اسامیاں
08	14	22

نان ٹیچنگ سٹاف:

خالی	ورکنگ	کل اسامیاں
09	19	28

(د) سال 20-2019 کے دوران تین ملین روپے برائے خریداری کرسی طلباء اے ڈی پی سکیم کے تحت رقم فراہم کی گئی ہے۔ کرسیوں کی خریداری کے لئے ٹینڈر پراسس مکمل ہو چکا ہے۔ عنقریب یہ خریداری مکمل ہو جائے گی۔

(ہ) کالج ہذا کے تمام طلباء کو ضروری سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں کسی بھی طالبعلم یا والدین نے فراہم کردہ سہولیات کے بارے میں شکایت نہ کی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! پھلروان بوائز کالج میں کل طلباء تقریباً 250 کے قریب ہیں۔ جز (د) میں جواب ملا ہے کہ سال 20-2019 کے دوران تین ملین روپے برائے خریداری کرسیاں طلباء اے ڈی پی سکیم کے تحت رقم فراہم کی گئی ہے۔ کرسیوں کی خریداری کے لئے ٹینڈر پراسس مکمل ہو چکا ہے اور عنقریب یہ خریداری مکمل ہو جائے گی۔

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ ٹینڈر کب تک ہو گا اور جو تین ملین روپے گورنمنٹ نے دیئے ہیں کیا وہ صرف اسی مسنگ فسیلٹی کی وجہ سے رکھے گئے ہیں اور کیا اس سے صرف کرسیاں اور میز خریدے جائیں گے یا اور بھی چیزیں خریدی جائیں گی؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ کے سیکرٹری تبدیل ہو گئے تھے کیا نئے سیکرٹری آ گئے ہیں۔

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! جن کے پاس ایڈیشنل چارج ہے وہ آئے ہوئے ہیں۔ یہ سپیشل سیکرٹری ہیں اور اس وقت ان کے پاس چارج ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! ہم اس ADP میں مسنگ فسیلٹیز میں سب سے ضروری چیزوں کی خریداری کر رہے ہیں۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ ایجوکیشن میں جتنی فسیلٹیز دی جائیں اتنی ہی کم ہیں لیکن limited resources ہیں اس لئے اسی کوارٹر میں یہ خریداری ہو جائے گی جیسے پہلے ہی جواب میں بتایا گیا ہے۔ ان کا مجھے message بھی آیا تھا تو as soon as possible ہم خریداری کر لیں گے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ ٹینڈر کب تک مکمل ہو جائے گا اور اس کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جائیں گے۔

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! اسی کوارٹر میں ٹینڈر سے متعلق اقدامات مکمل ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ اگلا سوال بھی صہیب احمد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 3158 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: پی پی-72 میں گورنمنٹ گرلز کالج پھلروان میں طالبعلموں کی تعداد اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*3158: **جناب صہیب احمد ملک:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی-72(سرگودھا) میں گورنمنٹ گرلز کالج پھلروان کب سے قائم ہے؟

(ب) اس کالج میں طالبات کی تعداد کلاس وار مع بلڈنگ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) اس کالج میں ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ سٹاف کی تعداد اور خالی اسامیوں کی تفصیل علیحدہ علیحدہ فراہم کی جائے؟

(د) مذکورہ کالج کو سال 2018-19 اور 2019-20 کے دوران کتنی رقم فراہم کی گئی ہے؟

(ہ) اس کالج میں کون کون سی مسنگ فسیلٹیز ہیں اور یہ کب تک مسنگ فسیلٹیز فراہم کر دی جائیں گی؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) گورنمنٹ گرلز کالج پھلروان سرگودھا 1993-09-01 سے قائم ہے۔

(ب) کالج میں طالبات کی تعداد کلاس وار مع بلڈنگ کی تفصیل درج ذیل ہے:

ایف اے / ایف ایس سی	بی اے / بی ایس سی
فرسٹ ائیر / سیکنڈ ائیر	تھرڈ ائیر / فورتھ ائیر
86 / 83	269 / 170

ٹوٹل کلاس رومز (12)، سائنس لیبارٹریز (03)

(ج) ٹیچنگ سٹاف

منظور شدہ اسامیاں	پر اسامیاں	خالی اسامیاں
24	08	16

نان ٹیچنگ سٹاف:

منظور شدہ اسامیاں	پر اسامیاں	خالی اسامیاں
34	20	14

(د) مذکورہ کالج کو سال 19-2018 میں -/21,260,420 روپے فراہم کئے گئے اور 20-2019 میں دونوں کوارٹرز میں -/12,189,294 روپے فراہم کئے گئے۔ فراہم کردہ فنڈز کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور تیسرے کوارٹر کی رقم فراہم کی جارہی ہے۔

(ہ) کالج ہذا کے تمام طالبات کو ضروری سہولیات فراہم کی جارہی ہیں تاہم کالج میں فراہم کردہ سہولیات کے بارے میں کوئی شکایت وصول نہیں ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! اس سوال کے جواب میں کچھ ambiguity ہے۔ اس میں یہ ہے کہ انہوں نے جز (د) میں کہا ہے کہ مذکورہ کالج کو سال 19-2018 میں -/21,260,420 روپے فراہم کئے گئے اور 20-2019 میں دونوں کوارٹرز میں -/12,189,294 روپے فراہم کئے گئے۔ انہوں نے جو فنڈز اس کوارٹر میں دیئے ہیں وہ کس مد میں دیئے ہیں کیونکہ ابھی تو وہاں پر کسی قسم کے سرونٹ کوارٹرز موجود نہ ہیں۔ پانچ ملین دیئے گئے ہیں جس میں کچھ مرمت کرائی گئی ہے۔ میں اس میں walls کی بات نہیں کررہا انہوں نے صرف مین ہال کا paint کروایا ہے۔ کیا یہ ارادہ رکھتے ہیں کہ جو پیسے انہوں نے دیئے ہیں کیا اس سے multipurpose hall بھی بنے گا؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! Multipurpose hall کے لئے علیحدہ ADP میں پیسے رکھنے پڑیں گے۔ ان پیسوں میں تو وہ نہیں بنے گا۔ اگر انہیں کوئی اعتراض ہے کہ پیسے صحیح استعمال نہیں کئے جارہے تو kindly اس کی شکایت کریں ہم اس پر exact تحقیقات کرلیں گے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اس میں یہ بات ہے کہ اس کالج کے ٹیچنگ سٹاف کے لئے منظور شدہ اسامیاں 24 ہیں، 8 پُر ہیں اور 16 خالی ہیں اس لئے ہوتا یہ ہے کہ جب والدین بچیوں کو کالج بھیجتے ہیں اور ان سے پوچھتے ہیں کہ کیا وہاں پر کوئی پڑھانے والا بھی ہے یا نہیں تو خالی بلڈنگ کا تو کوئی فائدہ

نہیں ہے۔ آپ زیادہ فوقیت سٹاف کو دیں کہ ٹیچنگ سٹاف کی بھرتی ہونی چاہئے کیونکہ جب سٹاف پورا ہو گا تو بچیاں بھی پڑھنے کے لئے جائیں گی۔

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! آپ بالکل درست فرما رہے ہیں۔ گزشتہ کئی سال سے CTI ماڈل پر یعنی ایڈھاک ازم پر کام چل رہا تھا۔ اس سال ہم نے اشتہار دے دیا ہے، COVID-19 آ گیا تھا لیکن اس کے باوجود ہم 2500 لیکچرارز کی اسامیاں پُر کر رہے ہیں اور مزید 2500 اسامیوں پر بھی بھرتی کریں گے۔ فی الحال 2500 اسامیوں کے انٹرویوز جلد شروع ہونے والے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کو سب سے زیادہ توجہ اس طرف دینے کی ضرورت ہے کیونکہ ٹیچنگ سٹاف ہو گا تو بچیاں سکولوں کالجوں میں جائیں گی۔ اگر سٹاف نہیں ہوتا تو پھر والدین بچیوں کو سکولوں اور کالجوں میں نہیں بھیجتے۔

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! آپ بالکل ٹھیک فرما رہے ہیں کہ سٹاف نہیں ہو گا تو پڑھائے گا کون؟

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 1999 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گرلز کالج فرید ٹاؤن ساہیوال کے تعمیری

اخراجات اور طالبات کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

***1999: جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گرلز کالج فرید ٹاؤن ساہیوال کی تعمیر کب شروع ہوئی کتنی لاگت آ چکی ہے اور کب تک بلڈنگ مکمل ہو گئی؟

(ب) اس وقت کتنی طالبات اس میں زیر تعلیم ہیں اور ان کو کون کون سے مضمون کی تعلیم دی جا رہی ہے؟

(ج) ایس این ای کے مطابق ٹیچنگ / نان ٹیچنگ سٹاف کتنا ہے اور خالی سیٹیں کتنی ہیں؟
(د) فیس کی مد میں سالانہ کتنی رقم جمع ہوئی اور اخراجات کی تفصیل کیا ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) کالج 2014 میں بننا شروع ہوا PC-I کے مطابق اس کی لاگت 107.269 ملین روپے ہے اکیڈمک بلاک اور ایڈمن بلاک مکمل ہیں اور کلاسز کا اجراء ہو چکا ہے۔

(ب) اس میں طالبات کی تعداد 1100 ہے، اس میں درج ذیل مضامین پڑھائے جاتے ہیں میڈیکل، نان میڈیکل، آئی سی ایس، کامرس، آرٹس، بی اے / بی ایس سی کے مضامین بھی پڑھائے جاتے ہیں۔

(ج) ایس این ای کے مطابق ٹوٹل ٹیچنگ سٹاف 22 ہے جن میں سے 14 کام کر رہی ہیں اور آٹھ سیٹیں خالی ہیں۔ ایس این ای کے مطابق ٹوٹل نان ٹیچنگ سٹاف 28 ہے جن میں سے 15 کام رہے ہیں اور 13 سیٹیں خالی ہیں۔

(د) کالج میں ٹوٹل رقم اب تک 9670957.74 روپے جمع ہوئی ہے اور اخراجات کی مد میں 6825968/- روپے خرچ ہوئے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے وزیر موصوف سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ جز (الف) میں پوچھا گیا تھا کہ گرلز کالج فرید ٹاؤن ساہیوال کی تعمیر کب شروع ہوئی کتنی لاگت آچکی ہے اور کب تک بلڈنگ مکمل ہو گی؟ اس کا جواب دیا گیا ہے کہ کالج 2014 میں بننا شروع ہوا PC-I کے مطابق اس کی لاگت 107.269 ملین روپے ہے اکیڈمک بلاک اور ایڈمن بلاک مکمل ہیں۔ میرا سوال پوچھنے کا مقصد یہ تھا کہ کالج بلڈنگ کا جو نقشہ بنایا گیا تھا کیا اس کے مطابق فنڈز دیئے گئے ہیں اور تعمیر مکمل ہو چکی ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! جواب میں exactly لکھا ہے کہ کالج 2014 میں بننا شروع ہوا PC-I کے مطابق اس کی لاگت 107.269 ملین روپے ہے اکیڈمک بلاک اور ایڈمن بلاک مکمل ہیں اور کلاسز کا اجراء ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے کوئی اور سوال پوچھا نہیں۔ اگر یہ کوئی اور معلومات چاہتے ہیں تو بتا دیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ مجھ پر پابندی لگا دیں گے کہ یہ آپ کا دوسرا سوال ہے۔ انہوں نے جز (الف) میں بتایا ہے کہ یہ مکمل ہو چکا ہے لیکن میری اطلاع کے مطابق اس میں ابھی کافی shortcomings ہیں۔ کالج کی ضروریات پوری نہیں ہوئیں کیونکہ یہ نیا کالج بنا ہے جو 2014 میں شروع ہوا تھا جو ابھی تک مکمل نہیں ہوا۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے وزیر موصوف سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ کب تک مکمل کر دیں گے؟

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! یہ 2014 میں شروع ہوا ہے اور اب کتنا ٹائم ہو چکا ہے لہٰذا یہ آپ کے دَور میں ہی بن جانا چاہئے تھا۔ میرے خیال میں اُس وقت آپ اتنے فعال نہیں تھے جتنا آج ماشاء اللہ آپ کو دیکھ کر خوشی ہوتی ہے۔ اگر آپ اُس وقت follow کرتے تو یہ کالج بن چکا ہوتا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! یہ ہمارے دَور میں شروع ہوا تھا اور اب وہاں پر کلاسز ہو رہی ہیں۔ وہاں پر جو مسنگ فسیلٹیز ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! آپ سے تو کوئی چیز miss نہیں ہوتی لیکن یہ کیسے miss ہو گئی؟ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ہم سے کچھ miss ہوا ہے تو اس ملک کا یہ حال ہوا ہے۔ اگر ہم سے کچھ miss نہ ہوتا تو آج ہم اللہ کے فضل سے کہیں اور کھڑے ہوتے۔

جناب سپیکر: اب آپ سوال کریں۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! میں نے ایک بات پوچھنی ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! یہ میرے حلقے میں کالج بنا ہے جہاں پر کلاسز بھی شروع ہیں اور اس وقت 1100 کے قریب students وہاں پڑھ رہے ہیں۔ ان کا ضمنی سوال پوچھنے کا مقصد یہ تھا کہ جتنے پیسے allocate کئے گئے تھے آیا وہ سب لگ گئے ہیں اور کوئی چیز بقایا رہ تو نہیں گئی، PC-I میں جو کچھ design کیا گیا تھا کیا اس میں پوری رقم خرچ ہو چکی ہے اور 100 فیصد کام مکمل ہو گیا ہے یا ابھی کچھ part رہتا ہے؟

جناب سپیکر: کیا saving میں پیسے تو نہیں بچ گئے؟ جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! محکمے کی طرف سے دیئے گئے جواب کے مطابق 100 فیصد پیسے لگ چکے ہیں۔ اگر exactly ان کو شکایت ہے یا اِن کے خیال میں کسی جگہ پر پیسے لگنے تھے وہ نہیں لگے تو ہم چیک کر لیتے ہیں کیونکہ یہ پیسے عوام کے ہیں جو صحیح جگہ پر لگنے چاہئیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے تو فرما دیا ہے لیکن کالج کی completion ابھی تک نہیں ہوئی۔ یہ تعلیم کا معاملہ ہے لہٰذا میں آپ کے توسط سے request کروں گا کہ چونکہ وہ ہماری بچیوں اور بیٹیوں کا گرلز کالج ہے اس لئے اگر آپ مناسب سمجھیں تو ساہیوال کی بیٹیوں کے لئے کالج کی تمام سہولیات مکمل کر دیں۔

جناب سپیکر: پہلے آپ انہیں بتائیں گے کہ کون سا کام باقی رہ گیا ہے جو ابھی مکمل نہیں ہوا۔ آپ پہلے یہ بتائیں کہ آپ نے last time کالج کا visit کب کیا تھا؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں تو ساہیوال ہی رہتا ہوں اور آج بھی ساہیوال سے آیا ہوں۔ میں صبح شام ساہیوال ہی رہتا ہوں۔

جناب سپیکر: ملک ندیم کامران! آپ کو پتا ہو گا کہ وہاں کیا چیز رہ گئی ہے؟

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! میرے گھر کے ساتھ ہی یہ کالج ہے۔

جناب سپیکر: آپ ایسا کریں کہ چیک کر کے بتا دیں پھر منسٹر صاحب سے پوچھ لیں گے۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے بڑی relevant بات کی ہے کہ اگر وہاں کوئی کمی ہے تو بتا دیا جائے لہٰذا اِن کو convey کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، وہی کہہ رہے ہیں کہ کالج میں کوئی کمی ہے تو بتا دیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں سوال کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! تسیں پہلے کمی دا پتا کر لوو۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ نے اب فرما دیا ہے لہٰذا وہ shortcomings پوری کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اب اگلا سوال لیتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اسی سوال کے جز (ب) پر سوال کرنا ہے۔

جناب سپیکر: جی، اب آپ کے دو سوال ہو گئے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ نے تین ضمنی سوال کرنے کا already فرمایا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! شکریہ۔ جز (ب) میں پوچھا گیا تھا کہ گرلز کالج فرید ٹاؤن ساہیوال میں کتنی طالبات ہیں جبکہ جز (ج) میں SNE کے مطابق خالی سیٹوں کے متعلق پوچھا گیا تھا جس کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ گرلز کالج میں اسسٹنٹ پروفیسرز کی ٹوٹل سیٹیں 42 ہیں جن میں سے 34 موجود ہیں جبکہ آٹھ کی کمی ہے۔ ایسوسی ایٹ پروفیسرز ٹوٹل 15 ہیں جن میں سے پانچ موجود ہیں جبکہ 10 کی کمی ہے۔ SNE کے مطابق سات پروفیسرز کی سیٹیں منظور ہیں جبکہ صرف دو موجود ہیں۔ اسی طرح لیکچرارز بھی کم ہیں۔ چونکہ وہاں پر 1100 بچیاں پڑھ رہی ہیں لیکن سٹاف کم ہے لہٰذا یہ کب تک وہاں پر سٹاف کو تعینات کر دیں گے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! یہ بڑا relevant سوال ہے۔ میں نے جیسے پہلے عرض کیا ہے کہ بدقسمتی سے گزشتہ چار پانچ سالوں سے CTIs کا سسٹم prevalent تھا اور جب ہماری گورنمنٹ آئی تو میں نے request کی کہ اس کو prominent کرنا چاہئے لیکن پہلے سال fiscal space available نہیں تھی جبکہ اس سال گورنمنٹ نے allow کر دیا ہے اس لئے ہم نے اڑھائی ہزار lecturers کا ad دے دیا ہے جس سے کچھ اسامیاں fill up ہو جائیں گی اور مزید اسی سال کچھ عرصہ بعد ہم اڑھائی ہزار سیٹوں کا دوبارہ ad دیں گے لہٰذا اس سال پانچ ہزار appointments ہوں گی۔ شکریہ

(اذانِ عصر)

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال محترمہ راحیلہ نعیم کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ابھی میرا یہ سوال ہونا ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ کا سوال تو ہو گیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اگر آپ حکم فرماتے ہیں تو میں سوال نہیں کرتا۔

جناب سپیکر: جی، میں نے دیکھا نہیں ہے۔ آپ سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 2000 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: گرلز کالج میں پروفیسر / اسسٹنٹ پروفیسر، لیکچررز سٹاف کے عرصہ تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

*2000: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گرلز کالج ساہیوال میں پروفیسر / اسسٹنٹ پروفیسر اور لیکچرار سٹاف کتنا ہے اور کتنی پوسٹ خالی ہیں، subject wise بتائیں؟

(ب) کالج ہذا میں نان ٹیچنگ سٹاف کتنا ہے اور ان کا عرصہ تعیناتی کیا ہے؟

(ج) سال2016-17، 2017-18اور2018-19 میں طالبات سے فیس کی مد میں کتنی رقم جمع ہوئی اوران سالوں کے اخراجات کی تفصیل سے بھی آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف)

عہدہ	منظور شدہ تعداد	موجود تعداد	خالی تعداد
لیکچرار	34	29	5
اسسٹنٹ پروفیسر	42	34	8
ایسوسی ایٹ پروفیسر	15	05	10
پروفیسر	07	02	05
کل تعداد	98	70	28

Vacancy Position کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) کالج ہذا میں نان ٹیچنگ سٹاف کی 63 اسامیاں ہیں، جس میں سے 22 خالی اور 41 پر سٹاف کام کر رہا ہے ان کے عرصہ تعیناتی کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سال 2016-17 کے دوران طالبات سے فیسوں کی مد میں -/2723190 روپے وصول ہوئے جس میں سے -/87951446 روپے اخراجات کئے گئے۔

سال2017-18 کے دوران طالبات سے فیسوں کی مد میں -/2748768 روپے وصول ہوئے جس میں سے -/97753212 روپے اخراجات کئے گئے۔

سال2018-19 کے دوران طالبات سے فیسوں کی مد میں -/4058782روپے وصول ہوئے جس میں سے -/10200563 روپے اخراجات کئے گئے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! پہلے سوال میں منسٹر صاحب نے CTIs کا ذکر کر دیا ہے اس لئے میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لینا چاہتا۔ گرلز کالج ساہیوال سے متعلق یہ سوال ہے اور آپ خود ملاحظہ فرما لیں کہ لیکچرارز، اسسٹنٹ پروفیسرز، ایسوسی ایٹ پروفیسرز اور پروفیسرز کی 98

اسامیوں میں سے اٹھائیس اسامیاں خالی ہیں جبکہ جز(ب) میں نان ٹیچنگ سٹاف کی بھی 63 منظور شدہ اسامیوں میں سے بائیس اسامیاں خالی ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! آپ کی بات ٹھیک ہے کیونکہ منسٹر صاحب نے کہہ دیا ہے کہ جلد ہی انشاءاللہ انہیں پُر کر دیا جائے گا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا سوال کرنے کا مقصد یہ ہے اور میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ اسامیاں کب سے خالی ہیں اور ان کے علم میں کب سے ہے؟ چلیں یہ کب سے خالی ہیں نہ بتائیں اور یہ بتا دیں کہ کب تک ان کو مکمل کر لیں گے کیونکہ وہاں گرلز کالج ساہیوال میں بڑی تعداد میں بچیاں پڑھ رہی ہیں اور سٹاف کا بڑا مسئلہ ہے تو کوئی ڈیڈ لائن لے دیں کہ کس مہینے کی کون سی تاریخ تک یہ پُر کر دیں گے؟

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! ابھی تو انہوں نے اس حوالے سے بتایا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! نہیں۔ انہوں نے اس حوالے سے کوئی حتمی تاریخ نہیں بتائی۔

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! میں انہیں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میرے علم میں تو یہ 2018 کے بعد ہی آیا ہے کہ یہ اسامیاں خالی ہیں۔ شاید انہیں پہلے سے علم تھا لیکن unfortunately یہ کچھ نہیں کر سکے تب تو fiscal space بھی کافی تھی۔ ہمارے پاس گزشتہ دو سال سے financial space کا issue تھا اور ہم نے request بھی کئی بار کی کہ ہمیں اسامیاں پُر کرنے کی اجازت دی جائے۔ اب ہمیں اجازت مل گئی ہے تو یہ اسامیاں پبلک سروس کمیشن کے ذریعے advertise ہو چکی ہیں اور اسی ادارے نے ہی سارا process مکمل کرنا ہے کیونکہ آپ بہتر جانتے ہیں کہ ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے نہیں کرنا۔ Appointment due process سے ہوتی ہیں جیسے ہی یہ process complete ہوتا ہے تو اس میں سے کچھ لوگ آ جائیں گے۔ Actuallay وہ اڑھائی ہزار اسامیاں ہیں تو ساری ادھر ہی تو نہیں جائیں گی لیکن ہم اسی کو as per requirement distribute کریں گے۔ اس کے بعد second phase فوری طور پر شروع کر دیں گے۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! ٹھیک ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اگر آپ مطمئن ہیں تو میں بیٹھ جاتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، میں مطمئن ہوں اور آپ بھی مطمئن شہری بن جائیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر! اذان عصر ہو گئی ہے تو نماز کے لئے وقفہ کر دیں یا کوئی ٹائم دے دیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد الیاس! آپ نماز پڑھ آئیں کیونکہ مغرب سے پہلے تک عصر کی نماز کا ٹائم ہے اس لئے آپ پڑھ آئیں اور مغرب سے پہلے آپ سارے لوگ پڑھ سکتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر جناب محمد الیاس نماز عصر
کی ادائیگی کے لئے معزز ایوان سے اٹھ کر جانے لگے)

جناب محمد الیاس! آپ کو پتا ہے ناں کہ کل مسجد کا افتتاح ہے اور کل آپ نے ادھر آنا ہے۔

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ راحیلہ نعیم کا ہے۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! بہت شکریہ

جناب سپیکر: ویسے کل کے حوالے سے سب ممبران کو دعوت ہے کیونکہ مسجد کی بات ہوئی ہے تو میں ذکر کر دوں کہ جب ہم نے 2004 میں نئی اسمبلی بلڈنگ اور ہال کا سنگ بنیاد رکھا تھا تو ساتھ ہی مسجد کا کام شروع کیا۔ اس وقت ممبران نے یہ کہا تھا کہ مسجد کے لئے ہم نے حکومت سے پیسے نہیں لینے اور ہماری تنخواہ میں سے آپ پیسے کاٹتے رہیں۔ ممبران کی تنخواہ سے ہی یہ مسجد بنی ہے تاہم اس میں دو major contribution رئیس محبوب احمد نے ایک کروڑ 14 لاکھ روپے دیئے تھے اور آپ کے شیخ علاؤالدین نے 24 لاکھ روپے مسجد کی تعمیر کے لئے دیئے تھے۔

یہ مسجد الحمدللہ اب complete ہے پھر میں نے وزیراعلیٰ سے کہا تو انہوں نے air-conditioning اور قالین کا انتظام کیا ہے۔ اب آپ سب ممبران کو دعوت ہے کہ کل جمعتہ المبارک کی نماز ایک بج کر پندرہ منٹ پر ہو گی تو آپ سب ممبران وہاں تشریف لائیں۔ اس مسجد کی جو بنیاد رکھی گئی تھی وہ اب complete ہوئی ہے اور یہ اچھا ہوا ہے کہ main building کے افتتاح سے پہلے اللہ کا گھر جو آپ کی ہی کاوشوں سے بنا ہے جس میں حکومت کے پیسے نہیں ہیں تو اگر آپ سارے ممبران آئیں گے تو ہمیں خوشی ہو گی۔ جی، محترمہ!

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! سوال نمبر 4727 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور میں انٹر کیفے اور پی جی کیفے میں حفظان صحت کے اصولوں کی خلاف ورزی سے متعلقہ تفصیلات

*4727: **محترمہ راحیلہ نعیم:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ کالج یونیورسٹی (GCU) میں کتنی کنٹین ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ انٹر کیفے اور پی جی کیفے میں صفائی کا ناقص انتظام ہے؟

(ج) کیا یہ بات درست ہے کہ انٹر کیفے کے اندر یونیورسٹی ٹوائلٹ موجود ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ دونوں کیفے میں سٹاف کسی قسم کا hair cap اور gloves استعمال نہیں کرتے؟

(ہ) ان کیفے کا ٹھیکہ کن شرائط پر دیا گیا ہے، تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور میں چار کنٹین ہیں۔

(ب) گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور کے مطابق یہ درست نہ ہے۔ کیفے میں صفائی ستھرائی کے حوالے سے خصوصی انتظامات کئے گئے ہیں اور پنجاب فوڈ اتھارٹی کے SOPs پر مکمل طور پر عملدرآمد کیا جاتا ہے۔

(ج) گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور کے مطابق طالب علموں کے لئے مختص یونیورسٹی ٹوائلٹ کیفے ٹیریا کے اندر نہیں ہیں۔

(د) گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور کے مطابق یہ درست نہ ہے۔ سٹاف SOPs کی مکمل پابندی کرتے ہوئے hair cap اور gloves استعمال کرتے ہیں۔

(ہ) جن شرائط پر ٹھیکہ دیا ہے ان کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میرا معزز منسٹر سے ضمنی سوال جز (ج) کے دیئے گئے جواب سے متعلق ہے کہ مہربانی کرکے اسے پڑھ دیں اور اس حوالے سے معزز ایوان کو آگاہ بھی کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! انہوں نے کہا ہے کہ جز (ج) کے جواب کو پڑھ دیں اور اس کے بعد اسے clarify کر دیں۔ محکمہ نے جواب دیا ہے کیونکہ obviously ایک چیز بڑی clear ہونی ضروری ہے کہ یونیورسٹی ہے اور we don't manage micro universities لیکن ان کے وائس چانسلر کی طرف سے جواب آیا ہے کہ گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور میں طالب علموں کے لئے مختص یونیورسٹی toilets کیفے ٹیریا کے اندر نہیں ہیں کیونکہ last session میں بھی آپ نے سوال پوچھا تھا تو I called them up and I talked to the VC اور ان کا یہ کہنا تھا کہ وہاں پر toilets ہیں لیکن actually وہ باہر ہیں مگر ان کا ایک دروازہ کیفے ٹیریا میں بھی کھلتا ہے۔ اس چیز کو انہوں نے clarify کیا جس کے بعد میں نے انہیں کہا کہ اسمبلی میں یہ سوال آیا ہے تو kindly صفائی وغیرہ کا خیال رکھیں جس پر انہوں نے یقین دلایا کہ وہ صاف ہے۔ اب یونیورسٹی کھلنے والی ہے تو میں اسے خود جا کر چیک کر لوں گا۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔اس کے آخری جز کے متعلق سوال تھا کہ کن شرائط پر ٹھیکہ دیا گیا تو اس کی تفصیل مجھے ملی ہے جسے میں آپ کے گوش گزار کرنا چاہوں گی کہ وہ اس قدر سیاہ ہے کہ اسے پڑھا بھی نہیں جا سکتا۔ اس سیاہ کاغذ کی ہمیں تو سمجھ نہیں آئی اگر منسٹر صاحب بتا دیں تو اچھی بات ہو گی۔

جناب سپیکر: ویسے تو ٹھیک ہے ناں "کالی" تو نہیں ہے۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! مجھے نہیں پتا کیونکہ پتا اس وقت چلے گا جب ہم اسے پڑھ سکیں گے۔ ماشاءاللہ یہ سارے صفحات کالے ہیں۔ آپ خود ہی ملاحظہ فرمالیں کہ اس جواب کے سارے صفحات ہی کالے ہیں۔

(محترمہ راحیلہ نعیم نے اس مرحلہ پر
تفصیلی جواب پورے ایوان میں لہراتے ہوئے جناب سپیکر کو دکھایا)

جناب سپیکر! یہ صفحات اس قدر کالے ہیں کہ مجھے تو ٹھیکہ ہی کالا لگ رہا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اس کی پرنٹنگ کو چیک کر لیں۔

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! شاید محترمہ کو جو تفصیلی جواب ملا ہے وہ ٹھیک نہیں ہو گا تو میں ڈیپارٹمنٹ سے کہتا ہوں کہ دوبارہ انہیں ٹھیک کاپی دے۔

جناب سپیکر! میں اس پر معذرت کرتا ہوں اگر یہ غلط ملا ہے۔ مجھے ابھی پتا چلا ہے I apologize for that ڈیپارٹمنٹ انہیں دوبارہ تفصیلی جواب provide کرے تاکہ یہ اسے دیکھ لیں۔

جناب سپیکر: آپ اس کو دوبارہ دیکھیں گے؟

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! یہ پڑھا تو نہیں جا سکتا اس لئے جب تک نئی کاپی ملے تو اس وقت تک کے لئے اس سوال کو pending کر دیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! اگلی دفعہ کر لیں۔

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! محکمہ انہیں اچھی کاپی provide کر دے گا اور اگر انہیں کوئی اعتراضات ہوئے تو نیا سوال put کر دیں یہ کون سا کوئی issue ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ اس طرح کریں کہ پھر آپ specific اتنی ہی بات کر لینا۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 4791 محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 4794 بھی محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب ارشد ملک کا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران کی طرف سے
"جناب محمد ارشد ملک کا یہ چوتھا سوال ہے" کی آوازیں)

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرے پچھلے سوال pending تھے انہیں کیوں اعتراض ہے؟

جناب سپیکر: کوئی بات نہیں یہ سوالوں کے "شہنشاہ" ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! مہربانی اور یہ آپ کی محبت ہے۔ (قہقہہ)

جناب سپیکر! آپ نے مطمئن ہو جانا ہے اور میں نے ویسے ہی بیٹھ جانا ہے۔ اگر آپ حکم کریں تو میں پڑھتا ہی نہیں ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ آپ سوال کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 2001 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج ساہیوال
میں لیکچرار / اسسٹنٹ پروفیسر کی خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

* **2001: جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج ساہیوال میں لیکچرار، اسسٹنٹ پروفیسر اور پروفیسر کی کتنی اسامیاں ہیں اور کتنی کب سے خالی ہیں، subject wise بتائیں؟

(ب) کالج ہذا میں ٹیچنگ / نان ٹیچنگ سٹاف کتنا ہے، مکمل تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) سال 18-2017 اور 19-2018 میں سٹوڈنٹس سے فیس کی مد میں کتنی رقم جمع ہوئی، ان سالوں میں کالج ہذا میں کتنے اخراجات ہوئے، کس کس مد میں ہوئے، مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف)

سیریل نمبر	عہدہ	منظور شدہ تعداد	حاضر تعداد	خالی
1-	لیکچرار	57	49	8
2-	اسسٹنٹ پروفیسر	71	62	9
3-	ایسوسی ایٹ پروفیسر	34	16	18
4-	پروفیسر	15	3	12
	کل تعداد	177	130	47

(ب) کالج ہذا میں ٹیچنگ سٹاف کی 177 اسامیاں ہیں جس میں سے 47 خالی جبکہ 130 پر سٹاف کام کر رہا ہے نان ٹیچنگ سٹاف کی 119 اسامیاں ہیں جس میں سے 39 خالی اور 80 پر سٹاف کام کر رہا ہے ویکنسی پوزیشن ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سال 18-2017 کے دوران طلباو طالبات سے فیسوں کی مد میں -/30355344 روپے وصول ہوئے جس میں سے -/14118131 روپے اخراجات کئے گئے سال 19-2018 کے دوران طلباو طالبات سے فیسوں کی مد میں -/69769563 روپے وصول ہوئے جس میں سے -/15075360 روپے اخراجات کئے گئے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اس سوال میں بھی سٹاف کے متعلق بات کی گئی تھی جس کا وزیر موصوف نے جواب بھی دے دیا ہے اس لئے میں اس کو دوبارہ repeat نہیں کرتا اور repetition سے بچتے ہوئے۔

جناب سپیکر! میری یہ گزارش ضرور ہے کہ یہ پوسٹ گریجویٹ کالج ساہیوال کا بڑا قدیمی کالج ہے جہاں پر سٹاف کی جو کمی ہے اسے timely دیکھ لیا جائے۔

جناب سپیکر! اس سوال کے جز(ج) میں پوچھا تھا کہ 18-2017 اور 19-2018 میں طالبعلموں سے فیس کی مد میں کتنی رقم وصول ہوئی، ان سالوں کے دوران کالج ہذا میں کتنے اخراجات ہوئے، کس کس مد میں خرچ ہوئے، مکمل تفصیلات سے آگاہ فرمائیں۔

جناب سپیکر! میں نے یہ پڑھا اس لئے ہے کہ جز(ج) کا جواب میرے سوال کے مطابق نہیں ہے۔ آپ اسے خود ملاحظہ فرمالیں اور اگر آپ مطمئن ہیں تو میں بھی مطمئن ہوں۔ اگر آپ اس میں کچھ پوچھنا چاہتے ہیں تو میں پوچھ لوں گا۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! اس سوال کے جز(ج) میں فیسوں کی مد میں جو رقم لی ہے اور اخراجات کے حوالے سے جناب محمد ارشد ملک پوچھ رہے ہیں تو اس کا جواب دے دیں۔

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! میرے خیال میں جناب محمد ارشد ملک details مانگ رہے ہیں کہ exactly کیا expenses ہیں---

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! اس کی تفصیل آپ نے مانگی ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرے سوال کے اندر سب کچھ لکھا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: سوال کے اندر لکھا ہوا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں دوبارہ پڑھ دوں؟

جناب سپیکر: نہیں، نہیں چلیں ٹھیک ہے کہ سوال میں لکھا ہوا ہے ناں۔ منسٹر صاحب! جو خرچہ ہوا ہے وہ کس کس مد میں ہوا ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! اس سوال کا جواب محکمہ نے تفصیل کے ساتھ نہیں دیا اس لئے۔۔۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! مہربانی کرکے اس سوال کو pending فرما دیں۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے اس سوال کو pending کر لیتے ہیں۔

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال بھی جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 2003 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ساہیوال کی دو تحصیلوں میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء وطالبات کو لیپ ٹاپ تقسیم کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*2003: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال 18-2017 میں ضلع ساہیوال کی دو تحصیلوں میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء وطالبات میں لیپ ٹاپ تقسیم کئے گئے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کافی طلباء وطالبات کے لیپ ٹاپ clerical mistake کی وجہ سے تقسیم نہ ہو سکے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ طلباء وطالبات نے اس ضمن میں ساہیوال بورڈ میں فیس جمع کروائی تاکہ کوائف درست ہو سکیں؟

(د) کیا حکومت ساہیوال کے ان طلباء وطالبات کو لیپ ٹاپ دینے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ کریں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) جی ہاں! سال 18-2017 میں ضلع ساہیوال کے 2936 طلباء وطالبات کے درمیان لیپ ٹاپ تقسیم کئے گئے۔

(ب) جن طلباء کو لیپ ٹاپ نہیں ملے ان کے کوائف میں اداروں کی طرف سے فراہم کردہ شناختی کارڈ نمبرز کا اندراج غلط تھا چونکہ لیپ ٹاپ کی الاٹمنٹ شناختی کارڈ نمبرز پر ہوتی ہے اس وجہ سے ان کو لیپ ٹاپ الاٹ نہ ہو سکے۔

(ج) درست نہ ہے لیپ ٹاپ کے لئے جو طلباء اہل تھے ان کے شناختی کارڈ کی درستی اصل شناختی کارڈ یا ب فارم کی فراہمی پر grievance committee کے ذریعے بغیر فیس درست کروا دیئے گئے تھے۔

(د) حکومت پنجاب کی نافذ کردہ پابندی کے تحت حکومت ساہیوال کے طلباء و طالبات کو لیپ ٹاپ دینے کا ارادہ نہیں رکھتی مزید یہ کہ بقیہ لیپ ٹاپ کی تقسیم کے متعلق وزیر اعلیٰ پنجاب نے معاملہ کو کابینہ کی کمیٹی برائے خزانہ کے سامنے رکھنے کی منظوری دی ہے جس کے تحت بقیہ لیپ ٹاپ کو حکومت پنجاب کے تعلیمی اداروں کی نئی بننے والی اور پہلے سے موجود IT Labs کو بہتر بنانے کے لئے استعمال کیا جائے گا۔

مزید بر آں صوبہ کے دس ایسے اضلاع جہاں student enrollment کم ہے ان اضلاع میں ان لیپ ٹاپس کی طلباء و طالبات میں تقسیم کا طریق کار کابینہ کی منظوری کے تحت کیا جائے گا تا کہ ان اداروں کے تمام طلباء وطالبات ان لیپ ٹاپ کے ذریعے تعلیم سے مستفید ہو سکیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! میں یہ کہہ رہا ہوں کہ آپ کو ایک سوال اور ڈال دینا چاہئے تھا کہ اس کالج کی یونیورسٹی کب بنے گی؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! وہ ہے، وہ اگلے اجلاس میں آ جائے گا ابھی اس کا نمبر نہیں آیا۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ کوئی ضمنی سوال کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ کی محبت کا شکریہ۔ یہ سوال طلبا و طالبات سے related ہے۔ میں نے پوچھا یہ تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ سال 18-2017 میں ضلع ساہیوال کی دو تحصیلوں میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء و طالبات میں لیپ ٹاپ تقسیم کئے گئے؟

جناب سپیکر! جز (ب) میں یہ پوچھا تھا کہ کیا یہ بھی درست ہے کہ کافی طلبا و طالبات کے لیپ ٹاپ clerical mistake کی وجہ سے تقسیم نہ ہو سکے؟ میں نے یہ سوال اس لئے پڑھا ہے کہ اس میں حکومت نے تسلیم کیا ہے کہ واقعی ایسے نمایاں بچے اور بچیاں، ایسے ذہین طلباء و طالبات جن کا نام لسٹ میں آیا تھا clerical mistake کی وجہ سے ان کو لیپ ٹاپ نہیں دیئے گئے۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ۔۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! یہ بتائیں کہ یہ لیپ ٹاپ کب دیئے تھے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! یہ 18-2017 میں دیئے تھے لیکن یہ 18-2017 سال ہے یہ وہ نہیں ہے جو آپ فرما رہے ہیں۔ جو آپ پوچھ رہے ہیں یہ ایسا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! وہاں کے بچے اور بچیاں آج بھی امید لگا کر بیٹھی ہیں کہ انہوں نے نمایاں پوزیشن حاصل کی اور صرف clerical mistake کی وجہ سے۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں، آپ کا پوائنٹ آ گیا ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! جب ہماری گورنمنٹ آئی تو مجھے پتا چلا کہ بہت سارے لیپ ٹاپ ابھی ڈیپارٹمنٹ کے پاس پڑے ہوئے ہیں۔ میں نے ان کو یہ کہا کہ چونکہ یہ سکیم سابقہ حکومت کی تھی اس لئے جو لیپ ٹاپ فالتو ہیں وہ کالجز کو دے دیئے جائیں کیونکہ وہاں پر کمپیوٹرز کی کمی ہے لیکن یہ معاملہ نیب اور کورٹ میں گیا ہوا ہے۔ مجھے ڈیپارٹمنٹ نے بتایا کہ litigation کی وجہ سے ہم یہ کیس move on نہیں کر رہے ہیں۔ جب تک ہم نیب سے clear نہیں ہو جاتے اس وقت تک unfortunately کچھ نہیں ہو سکتا یہ لیپ ٹاپ ضائع ہی ہو رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ جب تک نیب انکوائری مکمل نہیں کر لیتا اور یہ کیس کورٹ میں بھی ہے اس کے بعد ہی ہم کچھ بتا سکتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! منسٹر صاحب کی بات سنی ہے آپ یہ جواب پڑھ لیں اس کے مطابق یہ بالکل lot of difference ہے۔ میں نے جز (د) میں پوچھا تھا کہ کیا حکومت ساہیوال کے ان طلبا و طالبات کو لیپ ٹاپ دینے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟ انہوں نے بتایا کہ حکومت پنجاب کی نافذ کردہ پابندی کے تحت حکومت ساہیوال کے طلبا و طالبات کو لیپ ٹاپ دینے کا ارادہ نہیں رکھتی۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! ہر حکومت کی اپنی پالیسی ہوتی ہے۔ آپ کی حکومت کی اُس وقت پالیسی تھی کہ لیپ ٹاپ تقسیم کرنے ہیں۔ جب نئی حکومت آتی ہے تو وہ اپنی پالیسی لے کر آتی ہے تو اس میں کوئی حرج والی بات نہیں ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ کو حرج نہیں ہے، مجھے حرج نہیں ہے لیکن اگلی بات سن لیں اس کے بعد اگر آپ فرمائیں گے تو میں اس پر بھی surrender کر جاؤں گا۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ surrender نہ کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! یہ پڑھ لیں میرا خیال ہے کہ اس کو نہیں پڑھا۔ اس میں لکھا ہے کہ مزید بر آں صوبہ کے دس ایسے اضلاع جہاں پر سٹوڈنٹس کی enrollment کم ہے ان اضلاع میں ان لیپ ٹاپ کی طلباء و طالبات میں تقسیم کا طریق کار کابینہ کی منظوری کے تحت دیا جائے گا۔ میرے ساہیوال کے بچے بچیوں کا کیا قصور ہے؟

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! آپ میری بات سنیں۔ یہ لیپ ٹاپ تو تب دیئے جائیں گے جب کورٹ اور نیب کلیئر کرے گا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! حکومت ہمارا حق تو نہ کھائے۔ یہ ہمارے بچوں اور بچیوں کو دیں حکومت کے پاس بے پناہ پیسا ہے۔

جناب سپیکر: جب تک نیب کا فیصلہ نہیں آتا یا کورٹ کا فیصلہ نہیں آتا اس وقت تک نہیں دے سکتے۔ ابھی تک تو حکومت کسی کو دے رہی ہے اور نہ دے سکتی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! پھر مہربانی فرما کر اس سوال کو pending کر دیں جب تک نیب کا فیصلہ نہیں آجاتا۔۔۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! یہ pending نہیں ہو سکتا جب عدالت فیصلہ کرے گی تو پتا چل جائے گا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! پھر آپ direction دے دیں۔

جناب سپیکر: نہیں، direction اس لئے نہیں ہو سکتی کہ یہ حکومت کی پالیسی ہے کہ ہم نے لیپ ٹاپ تقسیم نہیں کرنے، ظاہر ہے یہ پالیسی کیبنٹ نے بنائی ہے اس لئے وہ ابھی کچھ بھی نہیں کہہ سکتے لیکن پھر بھی ان سے پوچھ لیتے ہیں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! ہم یہ چاہیں گے کہ جو لیپ ٹاپ بچ گئے ہیں وہ کام آجائیں۔ ویسے میری اپنی preference یہ ہو گی کہ یہ لیپ ٹاپ تقسیم کرنے کی بجائے کالجوں کو دیئے جائیں اس سے فائدہ یہ ہو گا کہ کالجوں کی computer labs خالی پڑی ہیں اور اس طرح ان لیپ ٹاپ کو زیادہ سٹوڈنٹس استعمال کر سکیں گے۔ ابھی تک سارا کچھ رُکا ہوا ہے لیکن جو بھی گورنمنٹ کی پالیسی ہو گی وہ کیبنٹ سے منظور ہو کر ہی ہو گی۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم سکولوں کو نہیں دیں گے بلکہ کالجوں کو دیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میری بڑی humble سی استدعا ہے کہ جو ہمارے ساہیوال کے طلبا و طالبات ہیں، جو ذہین ہیں اور جن کو یہ پتا ہے کہ ہمیں لیپ ٹاپ ملنے ہیں چلیں ان کو دلاسہ ہی دے دیں، انہیں یہی بتا دیں کہ گھبرانا نہیں ہے ابھی کچھ اور وقت کا انتظار کر لیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! یہ دلاسہ تو آپ ہی دیں یہ تو تب دلاسہ دیں گے جب عدالت اور نیب فیصلہ کرے گی ابھی تک تو فیصلہ ہی نہیں ہوا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! یہ کتنی خطرناک بات ہے وہ کہہ رہے ہیں ہم نے ایسے اضلاع کو دینا ہے جہاں پر سٹوڈنٹس کی enrollment کم ہے۔ جو ذہین بچے ساہیوال میں پیدا ہوئے ہیں تو ان کا حق مار کر انہیں دینا جہاں enrollment کم ہے میں سمجھتا ہوں کہ ایسا کرنا بہت بڑی discrimination ہے۔ ان سٹوڈنٹس کا حق مارا جارہا ہے۔ اگر آپ مہربانی کریں تو ان کے لئے ایک direction دے دیں جب بھی نیب سے جان چھوٹے گی، نیب تو ان کے گھر کا ادارہ ہے یہ جب کہیں گے نیب چھوڑ دے گا۔ آپ مہربانی فرمائیں اور وہاں کے بچے بچیوں کا حق دلوا دیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! ان بچوں کو یہ خود بھی support کر سکتے ہیں اور ان کو لیپ ٹاپ لے کر دے سکتے ہیں۔ میں نے تو پالیسی کے تحت چلنا ہے جس کو کیبنٹ نے منظور کرنا ہے۔ میں نے تو اپنا point of view دیا ہے اور میری کیبنٹ سے یہی request ہو گی کہ individuals کو دینے کی بجائے کالجوں کو دے دیں۔ جب یہ process شروع ہو گا تو پھر ہی ہے ابھی تو یہ معاملہ کورٹ میں ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ جب process ہو گا تو پھر دیکھ لیں گے۔ اگلا سوال سید عثمان محمود کا ہے اور اس کے بعد وقفہ سوالات ختم ہو گا۔

سید عثمان محمود: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 3469 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع رحیم یار خان میں گرلز و بوائز کالجز
کی تعداد و ٹیچنگ سٹاف کی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*3469: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع رحیم یار خان میں کتنے گرلز و بوائز کالجز کہاں کہاں واقع ہیں ؟

(ب) ضلع کے کتنے اور کون کون سے کالجز میں کتنی ٹیچنگ سٹاف کی اسامیاں کب سے خالی ہیں ؟

(ج) ان سامیوں کو حکومت کب تک پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف ضلع رحیم یار خان گرلز و بوائز کالجز کی تفصیل درج ذیل ہے:

گرلز و بوائز کالجز ڈسٹرکٹ رحیم یار خان: ٹوٹل 23 (آپریشنل: 22 زیر تعمیر: 01)

بوائز کالجز: 06 گرلز کالجز: 12 (آپریشنل: 11 زیر تعمیر: 01) کامرس: 05

تحصیل رحیم یار خان: ٹوٹل: 08 کالجز (گرلز و بوائز) آپریشنل: 07 زیر تعمیر: 01

بوائز کالجز: 01 گرلز کالجز: 04 کامرس: 02 زیر تعمیر: 01

1. خواجہ فرید گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج، رحیم یار خان
2. گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین، رحیم یار خان
3. گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، سکھر اڈا، رحیم یار خان
4. گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، منٹھار، رحیم یار خان
5. گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، میاں والی قریشیاں، رحیم یار خان
6. گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج آف کامرس، رحیم یار خان
7. گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس وومن، رحیم یار خان
8. گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، کوٹ سمابہ، رحیم یار خان (زیر تعمیر)

تحصیل صادق آباد: ٹوٹل: 03 کالجز (گرلز و بوائز)

بوائز کالجز: 01 گرلز کالجز: 01 کامرس: 01

1. گورنمنٹ ڈگری کالج، صادق آباد
2. گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، صادق آباد
3. گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس، صادق آباد

تحصیل خانپور: ٹوٹل: 06 کالجز (گرلز و بوائز)

بوائز کالجز: 02 گرلز کالجز: 03 کامرس: 01

1. گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج، خانپور
2. گورنمنٹ ڈگری کالج (بوائز) سہجا، خانپور
3. گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین، خانپور
4. گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، ظاہر پیر
5. گورنمنٹ فاطمہ جناح ڈگری کالج برائے خواتین، L-1/103، خانپور
6. گورنمنٹ کالج آف کامرس، خان پور

تحصیل لیاقت پور ٹوٹل: 06 کالجز (گرلز و بوائز)

بوائز کالجز: 02 گرلز کالجز: 03 کامرس: 01

1. گورنمنٹ ڈگری کالج، لیاقت پور
2. گورنمنٹ ڈگری کالج (بوائز)، ترنڈہ محمد پناہ، لیاقت پور
3. گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین، لیاقت پور
4. گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، ترنڈہ محمد پناہ، لیاقت پور
5. گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، خان بیلہ، لیاقت پور
6. گورنمنٹ کالج آف کامرس، لیاقت پور

(ب) ضلع رحیم یار خان گرلز و بوائز کالجز میں اس وقت ٹیچنگ سٹاف کی کُل 285 اسامیاں خالی ہیں۔ زیادہ تر اسامیاں 2012 تا 2019 کے درمیان بننے والے نئے کالجز میں خالی ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

بوائز کالجز: 102 گرلز کالجز: 149 کامرس:34 ٹوٹل: 286

تحصیل رحیم یارخان	تعداد خالی اسامی	کب سے خالی ہیں
خواجہ فرید گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج، رحیم یارخان	18	تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین، رحیم یارخان	08	ایضاً
گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، سکھر اڈا، رحیم یارخان	06	ایضاً
گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، منٹھار، رحیم یارخان	14	ایضاً

گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، میاں والی قریشیاں، رحیم یارخان	19	ایضاً
گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج آف کامرس، رحیم یارخان	18	ایضاً
گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس وومن، رحیم یارخان	03	ایضاً
ٹوٹل	86	

تحصیل صادق آباد	تعداد خالی اسامی	کب سے خالی ہیں
گورنمنٹ ڈگری کالج، صادق آباد	10	تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین ، صادق آباد	10	ایضاً
گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف کامرس، صادق آباد	07	ایضاً
ٹوٹل	27	

تحصیل خانپور	تعداد خالی اسامی	کب سے خالی ہیں
گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج، خانپور	23	تفصیل ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے
گورنمنٹ ڈگری کالج) بوائز، سہجا، خانپور	19	
گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین، خانپور	10	
گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، ظاہر پیر	15	
گورنمنٹ فاطمہ جناح ڈگری کالج برائے خواتین، 103/1.L، خانپور	17	
گورنمنٹ کالج آف کامرس، خان پور	03	
ٹوٹل	87	

تحصیل لیاقت پور	تعداد خالی اسامی	کب سے خالی ہیں
گورنمنٹ ڈگری کالج، لیاقت پور	13	تفصیل ضمیمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے
گورنمنٹ ڈگری کالج)(بوائز)، ترنڈہ محمد پناہ، لیاقت پور	19	ایضاً
گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین، لیاقت پور	15	ایضاً

گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، ترنڈہ محمد پناہ، لیاقت پور	18	ایضاً
گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، خان بیلہ، لیاقت پور	17	ایضاً
گورنمنٹ کالج آف کامرس، لیاقت پور	03	ایضاً
ٹوٹل	85	

(ج) 2451 خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے پنجاب پبلک سروس کمیشن کو ریکوزیشن بھجوادی گئی ہے اور اخبار میں اشتہار شائع ہو چکا ہے۔ امیدواران سے درخواستیں وصول کرنے کا عمل شروع ہے اور خالی اسامیوں پر بھرتی کا عمل جلد مکمل کر لیا جائے گا۔ تفصیل ضمیمہ (ر) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میں نے ضلع رحیم یار خان میں گرلز اور بوائز ڈگری کالجز کے حوالے سے سوال پوچھا تھا لیکن میں انتہائی افسوس سے کہتا ہوں کہ جب میں نے population sensus کے figures دیکھے کہ ضلع رحیم یار خان جو پانچ ملین کی آبادی کا ڈسٹرکٹ ہے اس میں کل 23 ڈگری کالجز ہیں۔ ہم سنٹرل اور اپر پنجاب کے اضلاع کا تعین کریں تو سرگودھا جس کی آبادی تقریباً رحیم یار خان سے 12 لاکھ کم ہے، شیخوپورہ جس کی آبادی تقریباً 16 لاکھ کم ہے وہاں ہم سے دگنے ڈگری کالجز موجود ہیں۔

جناب سپیکر! میرا سوال ہائر ایجوکیشن منسٹر سے یہ ہے کہ وہ کیا میکنزم ہے، کیا طریق کار ہے جس سے یہ تعین ہوتا ہے کہ ایک ضلع یا ایک تحصیل میں کتنے ڈگری کالجز دیئے جائیں گے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! یہ ان کی بات بالکل درست ہے کہ جنوبی پنجاب میں ڈویلپمنٹ نہیں ہوئی لیکن اس کا بہتر جواب بھی میرا خیال یہی دے سکتے ہیں کیونکہ عرصہ دراز سے یہ power میں رہے ہیں۔

جناب سپیکر! پہلی دفعہ ہماری گورنمنٹ نے یہ decide کیا ہے جو بجٹ جنوبی پنجاب کے لئے allocate کیا جائے گا وہ وہیں پر ہی لگایا جائے گا۔ ہم کوشش کریں گے کہ جو جنوبی پنجاب کے problems ہیں ان کو sort out کریں۔ اس coming ADP میں کیونکہ اس سال تو COVID-19 کی وجہ سے تمام کالجز کو drop کرنا پڑ گیا تھا۔ اگر ان کے ذہن میں کوئی کالجز ہیں یہ identify کریں ہم ان کو priority ضرور دیں گے۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میں معزز منسٹر صاحب کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے ہمیں اتنا leverage دیا ہے کہ ہماری تجویز سننے کو تیار ہیں تو میں on merit اور impartial طور پر تحصیل صادق آباد کی بات کروں گا۔

جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے فرمایا کہ عرصہ دراز سے جو حکومت میں رہے ہیں ہم نے تو کبھی اس بنچ پر بیٹھ کر۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ آپ تو حکومت میں نہیں تھے آپ اپوزیشن میں ہی تھے۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! ہم نے تو کبھی اس دروازے سے آ کر بھی نہیں دیکھا۔ میری گزارش یہ ہے کہ صادق آباد تحصیل کی 1.5 ملین آبادی ہے یعنی پندرہ لاکھ کی آبادی ہے اور میں impartial ہو کر یہ کہہ رہا ہوں کہ آخری دفعہ اس تحصیل، اس خطہ میں ڈویلپمنٹ آپ کے دور حکومت میں دیکھی تھی۔

جناب سپیکر! اب میری گزارش یہ ہے کہ یہ میرے ساتھ جناب ممتاز علی بیٹھے ہیں ان کا حلقہ پی پی۔266 ہے اور پورا حلقہ ڈگری کالج سے محروم ہے اس کے ساتھ ساتھ جمالدین والی جو کہ میرا آبائی گھر ہے پٹوار سرکل جمالدین والی کی آبادی 35 ہزار سے زیادہ ہے ادھر بھی ڈگری کالج نہیں ہے۔ احمد پور لمہ ریاست بہاولپور کے دور میں ایک تحصیل ہوا کرتی تھی اور آج وہ reduce ہو کر ٹاؤن کمیٹی رہ گئی ہے۔ ریاست کے دور میں اس کا درجہ تحصیل کا تھا اس قانونگوئی کی آبادی تقریباً لگ بھگ پونے دو لاکھ ہے میاں شفیع محمد بھی اس بات سے اتفاق کریں گے یہ بھی ہمارے بھائی ہیں اور neighbor ہیں وہ خطہ بالکل احساس محرومی کا شکار ہے۔

جناب سپیکر! میں معزز منسٹر صاحب سے request کروں گا کہ جمالدین والی، احمد پور لمہ اور پی پی۔266 خصوصی طور پر تحصیل صادق آبادی کے ایریا کو خود pinpoint کر لیں اور اگر وہ ان کے معیار پر پورے اترتے ہیں تو kindly ان کو ڈگری کالج دیا جائے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ ذرا اس پر ہمدردانہ غور ضرور کریں۔ واقعی وہاں ضرورت بھی ہے، ویسے آپ کی حکومت کی پالیسی بھی یہی ہے اور آپ کی ساؤتھ پنجاب کی طرف زیادہ توجہ ہے۔ آپ ذرا focus کر کے ادھر توجہ ذرا زیادہ کر لیں۔

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! جناب سپیکر! پہلے میں معذرت چاہتا ہوں کیونکہ میں ان کے بزرگوں سے بھی واقف ہوں۔ میرے ذہن میں نہیں رہا یہ تو پیپلز پارٹی میں رہے اور تھے anyway جو یہ بات کر رہے ہیں definetly we will look into it. اور next schemes میں کوشش کرتے ہیں کہ ان کے علاقے میں ضرور کالج رکھیں۔

جناب سپیکر: سید عثمان محمود! اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 3513 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع راجن پور کی تحصیل روجھان میں
گرلز ڈگری کالج کے قیام کے منصوبہ سے متعلقہ تفصیلات

*3513: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر کی ہر تحصیل ہیڈ کوارٹر میں گرلز ڈگری کالج موجود ہے ماسوائے ضلع راجن پور کی تحصیل ہیڈ کوارٹر روجھان کے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو ابھی تک گرلز کالج قائم نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں نیز حکومت کب تک تحصیل ہذا میں گرلز کالج قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) جی ہاں! یہ بات درست ہے کہ صوبہ بھر کی ہر تحصیل ہیڈ کوارٹر میں گرلز ڈگری کالج موجود ہے۔ ماسوائے ضلع راجن پور کی تحصیل ہیڈ کوارٹر روجھان کے۔

(ب) ضلع راجن پور کی تحصیل ہیڈ کوارٹر روجھان میں سکولوں کی تعداد 2 ہے۔ پچھلے تین سالوں سے میٹرک پاس آؤٹ طالبات کی تعداد درج ذیل ہے:

2018	2017	2016
20	23	10

پاس آؤٹ طالبات کی تعداد کم ہونے کی وجہ سے ابھی تک کالج کا قیام عمل میں نہیں لایا جا سکا۔ تاہم مستقبل کی ضرورت کو مد نظر رکھتے ہوئے حکومت پنجاب گرلز کالج روجھان کے قیام کا ارادہ رکھتی ہے اس ضمن میں اسسٹنٹ کمشنر روجھان کی طرف سے زمین کی نشاندہی کر دی گئی ہے۔ فزیبلٹی رپورٹ کے مطابق پاس آؤٹ طالبات کی تعداد کم ہونے کی وجہ سے فی الحال کالج feasible نہ ہے۔ مزید بر آں مذکورہ کالج فنڈز کی قلت کی وجہ سے ADP 2020-21 میں شامل نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! سوال ہمارے ڈپٹی سپیکر کی ہوم تحصیل کے حوالے سے ہے تو جب ہم جنوبی پنجاب کی محرومی کی بات کرتے ہیں تو چاہے وہ تعلیم کا نظام ہو، چاہے وہ پبلک ہیلتھ ہو، چاہے وہ صحت ہو اور چاہے basic infrastructure ہو ہر جگہ ہمیں محرومی ہی محرومی نظر آتی ہے۔ SOPs غالباً پورے پنجاب کے 36 اضلاع کے لئے ہیں کہ ہر تحصیل ہیڈ کوارٹر میں ایک گرلز ڈگری کالج ہو گا۔ پورے پنجاب کی واحد تحصیل روجھان ہے، sitting ڈپٹی سپیکر کی ہوم تحصیل جو گرلز ڈگری کالج سے محروم ہے تو میں اپنی صادق آباد تحصیل کی request کے ساتھ ساتھ یہ request معزز منسٹر ہائر ایجوکیشن سے کروں گا کہ kindly تحصیل روجھان کی گرلز ڈگری کالج کی جو محرومی ہے اس کو بھی مہربانی کر کے current ADP میں شامل کیا جائے کیونکہ جو مجھے جواب دیا گیا وہ یہ دیا گیا کہ یہ feasible نہیں ہے۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں!وہ تو پرانی بات ہے۔ منسٹر صاحب !اس میں میری خواہش بھی یہی ہے اور request بھی ہے کہ ہمارے ڈپٹی سپیکر کے یہ گھر کی تحصیل ہے اگر ادھر توجہ نہیں دیں گے تو پھر کدھر دیں گے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! جی، definitely.

جناب سپیکر: یہ آپ وعدہ کریں کہ یہ انشااللہ تعالیٰ کروائیں گے۔

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! Next ADP میں اس کو شامل کریں گے۔

جناب سپیکر: آپ کا یہ وعدہ ہو گیاناں پھر۔

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی، ہو گیا وعدہ۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! آخری گزارش، آپ کے دور میں ہمیں ڈگری کالج سنجر پور دیا گیا تھا رئیس منیر صاحب کو آپ نے personally دیا تھا۔ اس کی بھی کچھ مسنگ فسیلٹیز اور کچھ deprivation کے حوالے سے kindly دیکھ لیں۔

جناب سپیکر: چلیں! آپ وہ لکھ کر دے دیں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ وقفہ سوالات ختم ہوا۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! اس میں کچھ اہم سوالات ہیں آپ مہربانی کر کے ان کو pending کر دیں۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں! ٹھیک ہے۔

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات اور ان کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری لاہور

ایجوکیشن کے پاس گاڑیوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*4791: **محترمہ حنا پرویز بٹ**: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن لاہور کے پاس کتنی گاڑیاں کس کس ماڈل کی ہیں، تفصیل بتائی جائے؟

(ب) کیا سال 18-2017 اور 2019 میں پٹرول اور گاڑیوں کی ریپیئرنگ اور مینٹیننس کی مد میں فنڈز رکھے گئے تھے، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) ان دو سالوں کے دوران مذکورہ بورڈ کے زیر استعمال گاڑیوں کی سالانہ مینٹیننس اور ریپیئرنگ کی مد میں کتنے فنڈ استعمال ہوئے ہیں، گاڑی وار تفصیل بتائی جائے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن لاہور کے پاس کل 19 گاڑیاں موجود ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	گاڑی	ماڈل	تعداد
1-	ٹویوٹا کرولا XLI	2013	ایک عدد (جناب چیئرمین کے زیر استعمال)
2-	ہنڈا سٹی	2007	ایک عدد (ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے ڈسپوزل پر)
3-	سوزوکی کلٹس	2003	ایک عدد (محترمہ سیکرٹری کے زیر استعمال)
4-	سوزوکی کلٹس	2004	ایک عدد (جناب کنٹرولر کے زیر استعمال)
5-	ٹویوٹا ہائی ایس	2005	ایک عدد

6-	ٹویوٹا ہائی لکس	2010	تین عدد
7-	ٹویوٹا ہائی لکس	2018	ایک عدد
8-	شاہ زور	2005	پانچ عدد
9-	سوزوکی بولان	2018	تین عدد
10-	سوزوکی راوی	2005	دو عدد
			کل تعداد 19

(ب) بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن لاہور میں پٹرول، گاڑیوں کی ریپئرنگ اور مینٹیننس کی مد میں درج ذیل فنڈ رکھے گئے:

2017-18	*پٹرول (دفتری گاڑیاں + جنریٹر	ریپئرنگ اور مینٹیننس
	3,00,00,000/-	40,00,000/-
2018-19	پٹرول (دفتری گاڑیاں	ریپئرنگ اور مینٹیننس
	1,50,00,000/-	30,00,000/-

(ج) بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن لاہور میں گاڑیوں کی ریپئرنگ اور مینٹیننس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

- فنانشل سال 2017-18 میں پٹرول برائے دفتری گاڑیوں اور جنریٹر کا ہیڈ اکٹھا تھا۔
- دانش سکول = حاصلپور، چشتیاں، ہرنولی، ڈی جی خان، فاضل پور، رحیم یار خان اور جنڈ کے دانش سکولوں کے تمام

اخراجات (ٹرانسپورٹ، پٹرول، گاڑیوں کی مینٹیننس اور ٹی اے ڈی اے) بھی لاہور بورڈ برداشت کرتا ہے۔

بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن لاہور کے تحت پیپروں کی پرنٹنگ اور اس مد میں اٹھنے والے اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

*4794: **محترمہ حنا پرویز بٹ:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن لاہور کے تحت کس کس کلاس کے پیپر لئے جاتے ہیں؟

(ب) مذکورہ بورڈ کے تحت جو پیپر لئے جاتے ہیں کیا ان پیپرز کی پرنٹنگ گورنمنٹ پریس سے کروائی جاتی ہے یا پرائیویٹ کمپنی سے، اگر پرائیویٹ کمپنی سے کروائی جاتی ہے تو کمپنی کا نام بتائیں؟

(ج) سال 18-2017 اور 2019 کے سالانہ / سپلیمنٹری پیپر اور ڈیوٹیوں کی مد میں کتنی رقم خرچ کی گئی، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں):

(الف) بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن، لاہور نہم کلاس، دہم کلاس، گیارہویں کلاس، بارہویں کلاس، ادیب، عالم اور فاضل، نہم اور دہم کے گونگے اور بہرے امیدواران کے امتحانات اور نہم، دہم، گیارہویں اور بارہویں کلاس کے بینائی سے محروم امیدواران کے امتحانات braille language منعقد کرتا ہے۔

(ب) بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن، لاہور جب سے وجود میں آیا ہے اس وقت سے بورڈ کا اپنا خفیہ پریس موجود ہے جہاں تمام امتحانات کے لئے سوالیہ جات کی پرنٹنگ انتہائی محفوظ اور مربوط طریقہ سے کی جاتی ہے جبکہ جوابی کاپیاں بورڈ کے جنرل پریس میں تیار کی جاتی ہیں۔

(ج) سال 2017 میں سالانہ / سپلیمنٹری پیپرز اور ڈیوٹیوں کی مد میں مبلغ 868.335 ملین روپے، سال 2018 میں 866.286 ملین روپے اور سال 2019 میں 808.611 ملین روپے خرچ ہوئے۔ تفصیل فلیگ (A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! کچھ ایسے سوالات ہیں جو بڑے important ہیں ان کو pending کر لیتے ہیں۔ وہ پھر ابھی رہنے دیتے ہیں ان سوالات کو next time لے لیں گے۔

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

گوجرانوالہ کے معزز ممبر اسمبلی
جناب عمران خالد بٹ کے گھر پر انٹی کرپشن کے عملے کا دھاوا

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ آج 3 تاریخ ہے اور دو دن پہلے یکم ستمبر کو اس ہاؤس کے ایک معزز ممبر گوجرانوالہ سے ہمارے ایم پی اے جناب عمران خالد بٹ کے گھر تقریباً شام کے وقت پانچ، ساڑھے پانچ کا ٹائم ہو گا کہ انٹی کرپشن گوجرانوالہ کا ایک پورا جتھا، میں اس کو جتھا کہوں گا۔ 30 سے 35 افراد پر مشتمل تھا ان کے گھر پر ایک قسم کا انہوں نے attack کیا۔ ان کے پاس کوئی وارنٹ نہیں تھا، یکم ستمبر کے اس حملہ سے قبل ان کو شکایت کا کوئی نوٹس نہیں ملا تھا جیسے ایک طریقہ ہوتا ہے۔ بالکل کوئی چیز وجود میں نہیں تھی یہ 30 سے 35 افراد ان کے گھر دیواریں پھلانگ کر داخل ہوئے۔

جناب سپیکر! میں پورے ایوان کی توجہ چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ جناب عمران خالد بٹ موجود ہیں ان کی ضعیف والدہ فالج کی مریض ہیں۔ ان کے لئے ایک الگ کمرہ ہے اور ان کی دیکھ بھال کے لئے ایک نرس بھی رکھی ہوئی ہے۔ اِن حالات میں دیواریں پھلانگ کر گھر کے اندر آئے۔ یونیفارم اور سول کپڑوں سمیت پندرہ سے بیس لوگ ان کی والدہ کے کمرے میں داخل ہو گئے اور پوچھتے رہے۔ ہم یقیناً سب ماؤں والے ہیں۔ اس صورتحال میں اگر بوڑھی ماں کو اس harassment کے نتیجے میں کچھ ہو جاتا تو اس کے خون کا حساب اس ایوان میں کس نے دینا تھا؟

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہم سب کا اور اس ہاؤس کا مشترکہ مسئلہ ہے۔ بالکل آپ کارروائی کریں جس کے خلاف شکایت ہے جو procedure ہے ہمارے اس صوبے میں اس کے مطابق آپ کارروائی کریں۔

جناب سپیکر! میں جو آخری بات آپ سے کہنا چاہتا ہوں کہ ہوتا یہ ہے کہ اس کا denial آجائے چونکہ میرا خیال ہے کہ اب 40 سے 50 فیصد ایم پی ایز کے گھروں میں CCTV کیمرے موجود ہوتے ہیں تو ان کے گھر میں بھی موجود تھے۔ اگر یہ انکوائری آگے بڑھی تو ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ جو اس ایوان میں کہا جا رہا ہے اس کی CCTV فوٹیج بھی پیش کی جائے گی۔

جناب سپیکر! میں یقین رکھتا ہوں موجودہ حکومت کے وزیر قانون سے اور بالخصوص آپ سے کہ یہ جو سلسلہ ہے، میں اس کو اور طرف نہیں لے کر جانا چاہتا لیکن ابھی ہم اس ملک میں ایک بدمعاشی سے نمٹ رہے ہیں ہم پولیٹیکل انجینئرنگ سے گزر رہے ہیں اور یہاں جو موجودہ حکومت کے اتحادی ہیں وہ بھی عدالتوں میں گئے ہوئے ہیں کہ یہ پولیٹیکل انجینئرنگ ہو رہی ہے اور اب دوسرا ادارہ سر اٹھا رہا ہے۔ ٹھیک ہے کہ اگر کسی کا بازو مروڑنا چاہتے ہیں تو وہ کہیں باہر اس اسمبلی سے نکلتے ہوئے مروڑ لیں لیکن گھروں کے اندر اس طرح سے جا کر بوڑھے ضعیف والدین کو ہراساں کرنا کسی طور پر بھی مناسب نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ آپ Custodian of the House ہیں آپ اسمبلی کے رولز کے مطابق immediate action لیتے ہوئے اس مسئلے کا تدارک کریں گے اور یہ جو انٹی کرپشن پنجاب ہے، بالکل جن پر کرپشن کے الزامات ہیں کوئی ان کا دفاع نہیں کرے گا لیکن یہ طریقہ جو اختیار کیا گیا ہے یہ صریحاً ناقابل برداشت ہے اس کو کسی صورت ہم برداشت نہیں کریں گے۔ اگر ہماری آواز کو نہ سنا گیا تو یہ احتجاج آگے بھی جا سکتا ہے لیکن میں آخر میں کہوں گا کہ مجھے امید ہے کہ حکومت پنجاب بھی اس پر سنجیدگی سے نوٹس لے گی اور آپ بھی رولز کے مطابق جو کر سکتے ہیں کریں گے۔ بہت شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہوں گا کہ جس اعتماد کے ساتھ جناب سمیع اللہ خان نے بات کی ہے۔

جناب سپیکر! میں on merit بالکل اس کو deny نہیں کرتا اور یقینی طور پر اگر کسی ہمارے معزز ممبر کا استحقاق مجروح ہوا ہے تو ہم نے ٹریژری بنچوں کی طرف سے کبھی بھی oppose نہیں کیا اور ہمیشہ اس کو استحقاق کمیٹی کے پاس بھیجا ہے لیکن میں صرف گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ اگر قبل از وقت جناب سمیع اللہ خان بات کر لیتے تو میں متعلقہ حکام سے اس کی رپورٹ لے لیتا۔

جناب سپیکر! اب میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ مجھے کل کے لئے مہلت دے دیں اور میں متعلقہ حکام سے رپورٹ لے کر آپ کی خدمت میں پیش کروں گا۔ اگر آپ کا اطمینان ہوا تو درست اگر آپ کا اطمینان نہ ہوا تو جو آپ حکم دیں گے کارروائی کریں گے۔

جناب سپیکر: اس معاملہ کو استحقاق کمیٹی کو بھیج ہی دیتے ہیں یہ بڑا ضروری ہے کیونکہ وہاں پر generally سارے ضلع میں ایک بڑا اُدھم مچا ہوا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! آپ کا فرمانا درست ہے اگر انہوں نے تحریک استحقاق دی ہوتی تو میں oppose نہ کرتا۔

جناب سپیکر: جی، جناب سمیع اللہ خان! آپ تحریک استحقاق دے دیں تو میں اُس کو استحقاق کمیٹی کو refer کر دیتا ہوں اُس میں ساری چیز سامنے آجائے گی۔ اب جناب ڈپٹی سپیکر! آپ ہاؤس کو چیئر کرنے کے لئے تشریف لے آئیں۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 603 جناب سمیع اللہ خان کا ہے۔ Order in the house. جی، جناب سمیع اللہ خان! اسے پڑھیں!

پنجاب ہاؤسنگ سوسائٹی لاہور میں چار افراد کا قتل

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ روزنامہ "جنگ" لاہور کی خبر کے مطابق لاہور میں واقع پنجاب ہاؤسنگ سوسائٹی میں ٹارگٹ کلنگ کے واقعہ میں ایک ہی خاندان کے چار افراد کو اندھا دھند فائرنگ کرکے ہلاک کر دیا گیا؟

(ب) مذکورہ واقعہ میں کتنے ملزمان کو نامزد کیا گیا تھا اس واقعہ میں ملوث کسی ملزم کی گرفتاری عمل میں لائی گئی ہے اگر نہیں لائی گئی تو وجوہات بتائیں اور اب تک کی پولیس کی تفتیش و کارروائی سے بھی آگاہ فرمائیں؟

جناب سپیکر! میں اس پر وزیر قانون کی توجہ چاہوں گا یہ آج سے کوئی پانچ چھ ماہ پہلے ٹارگٹ کلنگ کا واقعہ ہوا اُس میں ایک خاندان جس کے سربراہ غالباً اُن کا نام اسحاق تھا اُس کی دو معصوم بچیاں جن کی عمریں 11 سے 15,16 سال تک کی ہوں گی اور ایک بیٹے کو گھر میں گھس کر اندھا دھند فائرنگ کرکے چاروں کو ہلاک کر دیا گیا۔ آج اس واقعہ کو چار یا پانچ ماہ ہو گئے ہیں جو میرے نالج میں ہے وہ یہ ہے کہ اب تک کوئی ایک ملزم بھی گرفتار نہیں ہو سکا۔ یہ واردات پنجاب کے دل لاہور شہر میں واقع ہوئی ہے اور لاہور کی جو پولیس ہے جس کے ذمہ یہ تھا میرے علم کے مطابق اس سے پہلے بھی جو طریق کار ہوتا ہے دو تین ٹیمیں بنیں اور اُن ٹیموں نے بھی یقیناً تفتیش کی ہوگی لیکن ابھی تک کوئی نتیجہ نہ نکل سکا۔

جناب سپیکر! آج بھی اُن کے اہل خانہ خوف و ہراس کا شکار ہیں اور یہ مقتول جو اس خاندان کا سربراہ تھا یہ اس حوالے سے بھی اہم ہے وہ لاہور کے ہمارے ایک سابق یونین کونسل کے چیئرمین خالد محمود تھے اُن کے یہ سگے چچا تھے ویسے تو عام انسان کا بھی جو قتل ہوتا ہے اتنا اہم ہے لیکن یہ لاہور کے ایک سابق چیئرمین کی فیملی کے ساتھ واقعہ پیش آیا ہے۔

جناب سپیکر! میں چاہوں گا کہ جو اب تک کی ڈویلپمنٹ میرے علم کے مطابق کچھ نہیں ہوئی کوئی ملزم پکڑا نہیں گیا اُس بارے میں بھی اس ایوان کو آگاہ کیا جائے کہ کیا کارروائی ہوئی ہے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! شکریہ۔ یہ درست ہے کہ یہ واقعہ رونما ہوا اور اس کی ایف آئی آر بھی درج کر لی گئی ہے اور میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ اس کا سب سے بڑا افسوسناک پہلو یہ ہے کہ اس مقدمہ کا جو مدعی ہے وہ خود زخمی ہے اُس کے گھر میں واردات ہوئی وہ زخمی ہوا لیکن اس کے باوجود اُس نے کسی شخص کو نامزد نہیں کیا اس مقدمہ میں کوئی شخص نامزد نہیں ہے۔Blind murder ہے حالانکہ وہ blind murder ہو نہیں سکتا کیونکہ ایک شخص خود زخمی ہے لیکن اُس نے مصلحت کے تحت یا یہ بھی ہو سکتا ہے اُس کو معلوم نہ ہو، نامعلوم افراد ہوں بہر حال اُس نے کسی کو nominate نہیں کیا۔

جناب سپیکر! میں بالکل جناب سمیع اللہ خان سے اتفاق کرتا ہوں کہ یہ تقریباً چھ ماہ پرانا کیس ہے اور آج جب میں اس کی بریفنگ لے رہا تھا تو میں نے بڑی شدت کے ساتھ اس بات کو محسوس کیا کہ چھ ماہ میں ابھی تک کوئی progress کیوں نہیں ہوئی، حالانکہ ان کا یہ فرمانا بھی درست ہے کہ اس سلسلے میں تین ٹیمیں بنائی گئی ہیں لیکن آج میں نے محکمہ کو بلکہ concerned offices سے ہٹ کر آئی جی آفس سے legal branch سے بھی ہمارے ایڈیشنل آئی جی تشریف لائے اُن سے بھی میں نے بات کی اس میں ایک تو پہلی بات یہ ہے ایس پی لیول پر ہم انوسٹی گیشن کی ٹیم بنا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! دوسرا میں جناب سمیع اللہ خان سے گزارش کرنا چاہوں گا کہ یہ مظلوم خاندان ہے جن کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے چھ ماہ سے اُن کی دادرسی نہیں ہو رہی۔ انشاءاللہ تعالیٰ اگلے دو تین دن میں جناب سمیع اللہ خان کو بھی تکلیف دوں گا مدعی مقدمہ کو بلا کر پولیس کی موجودگی میں اُس کی بات بھی سنیں گے اور احکامات بھی جاری کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر قانون! سوموار تک اس حوالے سے کوئی progress رپورٹ ایوان میں پیش کر دیں گے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! آپ بے شک اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کر دیں۔ جناب سمیع اللہ خان کے ساتھ بیٹھ کر اس حوالے سے کارروائی کریں گے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! اس توجہ دلاؤ نوٹس کو pending کر دیا جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! اگر اس توجہ دلاؤ نوٹس کو pending کرنا ہے تو مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس توجہ دلاؤ نوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔ جی، اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 608 محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔ جی، محترمہ خدیجہ عمر! اسے پڑھیں۔

باٹاپور لاہور میں بارہ سالہ بچے کا قتل

محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ روزنامہ "ایکسپریس" مورخہ 27- اگست 2020 کی خبر کے مطابق لاہور باٹاپور کے رہائشی 12 سالہ ریحان جو کہ گزشتہ دو روز سے لاپتا ہوا تھا جس کی لاش قریبی کھیتوں سے ملی؟

(ب) کیا متعلقہ پولیس نے اس واقعہ کا مقدمہ درج کر لیا ہے اور اس میں کتنے ملزمان کو گرفتار کیا گیا اس واقعہ کی مکمل تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! اس کیس کا مقدمہ درج ہو چکا ہے اور اس حوالے سے تفتیش بھی ہو رہی ہے لیکن میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ اس کیس میں تقریباً پچاس لوگوں کو شامل تفتیش کیا جا رہا ہے اور انشاءاللہ تعالیٰ امید ہے کہ اگلے چند دنوں میں ہم ملزم کو trace out کر لیں گے اور جو بھی اس واقعہ کا ذمہ دار قرار پایا اس کو انشاءاللہ تعالیٰ قانون کے مطابق سزا دی جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر وزیر قانون! آپ جلد از جلد اس مسئلے کو حل کروائیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! جی، ہم انشاءاللہ تعالیٰ جلد از جلد اس مسئلے کو حل کریں گے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! جناب جاوید انصاری ملتان سے ایم پی اے ہیں ان پر ایک قبضہ گروپ جن کے ساتھ ان کے کچھ معاملات چل رہے تھے نے ان کے گھر کے باہر فائرنگ کی وہ ہمارے بہت ہی معزز ممبر ہیں تو میں ان کی درخواست پر ہی اس ہاؤس میں بات کر رہی ہوں لہذا میری جناب محمد بشارت راجہ سے درخواست ہے کہ اس معاملے کی تحقیقات کروائی جائیں اور جو ملزمان فائرنگ کے واقعہ میں ملوث ہیں ان کو جلد از جلد گرفتار کیا جائے۔

تحاریک استحقاق

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ پہلی تحریک استحقاق نمبر 20/24 محترمہ خدیجہ عمر اور محترمہ حمیدہ میاں کی ہے۔ وہ اسے پڑھیں۔

اسمبلی سے 2006 میں روڈ ایکسیڈنٹ

ایمر جنسی قانون پاس ہونے کے باوجود رولز کا نہ بننا

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتی ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ 2006 سے پہلے صوبہ بھر میں اگر کوئی روڈ ایکسیڈنٹ ہو جاتا تھا تو زخمی افراد سڑک پر تڑپ تڑپ کر جان دے دیتے تھے لیکن انہیں ہسپتال پہنچانے والا کوئی نہیں ہوتا تھا۔ اس انتہائی اہم معاملے کے پیش نظر پنجاب ایمر جنسی سروس ریسکیو 1122 متعارف کرائی گئی جس کا 2006 میں باقاعدہ پنجاب اسمبلی سے متفقہ طور پر ایکٹ پاس ہوا۔ اب ریسکیو 1122 نہ صرف ایکسیڈنٹ کی صورت میں بلکہ کسی بھی ایمر جنسی کی صورت میں صوبہ بھر کے دور دراز علاقوں کے دیہاتوں تک 24 گھنٹے سروسز فراہم کر رہی ہے اور اس کے ماڈل کی ایشیاء میں مثال دی جاتی ہے لیکن اس ادارے میں کام کرنے والے افسران و ملازمین انتہائی پریشانی اور مختلف مسائل میں

گھرے ہوئے ہیں۔ قانون کے مطابق اس ادارے کے لئے رولز بنانے تھے جو کہ آج تک نہیں بنے، ایک کونسل ہے جس کے چیئر مین وزیر اعلیٰ ہیں اور اس کونسل کی ہر تین ماہ بعد میٹنگ ہونی تھی لیکن 14 سالوں میں صرف چار دفعہ کونسل کی میٹنگز ہوئی ہیں جو کہ قانون کی صریحاً خلاف ورزی ہے۔ قانون کے مطابق یہ میٹنگز نہ ہونے سے اس ادارے میں کام کرنے والے افسران و ملازمین جو اپنی جانوں پر کھیل کر صوبہ کے عوام کی خدمت کر رہے ہیں اس ادارے کے بے شمار ملازمین دوران ڈیوٹی اپنی جانوں کے نذرانے بھی پیش کر چکے ہیں لیکن آج تک ان ملازمین کی ریگولیشنز کی منظوری نہ ہو سکی چونکہ میٹنگز ہی نہیں ہوئیں اور 14/14 سال ملازمت کرنے کے باوجود ابھی تک کنٹریکٹ پر کام کر رہے ہیں۔ چونکہ اس ادارے کے ملازمین کو سروس میں عدم تحفظ ہے اس وجہ سے بہت سارے ملازمین جن میں ڈاکٹرز بھی شامل ہیں ملازمت چھوڑ کر جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! اتنا مثالی اور اہم ادارہ جو دن رات خدمت کر رہا ہے لیکن متعلقہ اتھارٹیز کی عدم توجہ اور عدم دلچسپی کی وجہ سے اسے rolling stone بنایا ہوا ہے۔ یہ ادارہ کبھی محکمہ صحت، کبھی محکمہ پی اینڈ ڈی اور کبھی ایس اینڈ جی اے ڈی کے ماتحت کر دیا جاتا ہے یعنی حکومت آج تک یہ فیصلہ بھی نہیں کر سکی کہ اس انتہائی اہم اور بلا تفریق عوام کو سروسز مہیا کرنے والے ادارے کو کس محکمے کے ماتحت کرنا ہے۔ اس وجہ سے اس ادارے کا ہر جائز کام بروقت نہیں ہو سکتا اور پنجاب بھر میں اس سے متعلقہ سارے معاملات suffer کرتے ہیں جس سے نا صرف ادارے کے ملازمین پریشان ہیں بلکہ صوبہ بھر کے عوام بھی up set ہیں۔ ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ جب 2006 میں پنجاب اسمبلی نے متفقہ طور پر یہ قانون پاس کیا تھا تو within certain period اس کے رولز بنائے جاتے، کونسل کی meetings law کے مطابق ہوتیں لیکن ایسا کچھ بھی نہیں ہوا جس سے نہ صرف میرا بلکہ پورے معزز ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے اس لئے میری اس تحریک استحقاق پر معزز ممبران اسمبلی پر مشتمل ایک خصوصی کمیٹی بنائی جائے جو اس سارے معاملے کی تحقیق کر کے کسی حتمی نتیجے پر پہنچے لہٰذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے سپیشل کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! مجھے ابھی اس تحریک استحقاق کے جواب کی کاپی ملی ہے لہٰذا اس تحریک استحقاق کو کل تک کے لئے pending فرما دیں تو میں اس کا جواب دے دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر قانون! کیا اس تحریک استحقاق کو pending کریں یا پھر سپیشل کمیٹی کے سپرد کر دیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! ایک مرتبہ گورنمنٹ کا اس پر point of view آ جائے تو پھر اس کے بعد جیسا آپ مناسب سمجھیں کر لیجئے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے لہٰذا اس تحریک استحقاق کو جواب آنے تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 2020/22 چودھری مظہر اقبال کی ہے۔ اسے پڑھیں!

چیف ایگزیکٹو آفیسر (سکولز) بہاولنگر کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ توہین آمیز روّیہ

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ سیکرٹری سکولز ایجوکیشن نے مراسلہ نمبر SO(ADP-DDev.Prg-430/2020-21 مورخہ 6 جولائی 2020 کے ذریعہ صوبہ پنجاب کے تمام چیف ایگزیکٹوز، ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹیز کو ہدایت جاری کی ہے کہ:

> "that all DEAs are required to examine feasibility of schemes on the basis of database in consultation with respective MPAs/MNAs during planning phase prior to preparation of PC-Is and approval of the expected schemes."

جناب سپیکر! مراسلہ مذکور کے مطابق میں نے مورخہ 5- اگست 2020 کو چیف ایگزیکٹو، آفیسر (سکولز) بہاولنگر کو فون کیا اور اپنے حلقہ پی پی-243 میں اپنی متعلقہ سکیموں کے بارے میں پوچھا تو مجھے موصوف آفیسر نے کہا ہمیں آپ کی کسی مشاورت کی ضرورت ہے اور نہ ہی آپ کی کسی سکیم کے بارے میں کوئی فنڈز دستیاب ہیں۔ جب میں نے سیکرٹری سکولز کے مراسلہ کا حوالہ دیا تو مجھے انتہائی کرخت اور توہین آمیز لہجہ میں جواب دیا کہ میں اس مراسلہ کی ہدایت پر عملدرآمد کرنے کا پابند ہوں اور نہ ہی مجھے کسی ایم پی اے کی مشاورت کی ضرورت ہے لہٰذا آپ DCO سے رابطہ کریں۔

جناب سپیکر! میں نے ڈی سی او، بہاولنگر کو فون پر پوچھا کہ block allocations کے تحت سکولوں کے لئے جو ترقیاتی کام تفویض ہوتے ہیں اس کے لئے سیکرٹری سکولز کے مراسلہ کے مطابق مجھ سے کوئی رابطہ نہیں کیا گیا اور پچھلے سال 20-2019 میں بھی کوئی سکیم میرے حلقے کو نہیں دی گئی۔ آپ نے تجاویز صرف حکومتی ایم پی ایز اور ایم این ایز سے لی ہیں جس سے میرا اور میرے حلقے کے عوام کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔

جناب سپیکر! اس پر انہوں نے کہا کہ وزیراعلیٰ ہاؤس سے یہی پالیسی / ڈائریکشن ملی ہے۔ میں نے ان کو سیکرٹری سکولز کے مراسلہ کا حوالہ دیا اور میں نے استفسار کیا اور کہا کہ میری تحریری پالیسی دکھائیں جس پر موصوف ڈی سی نے فون بند کر دیا۔

جناب سپیکر! محکمہ سکولز ایجوکیشن نے مراسلہ قواعد اور قانون کے تحت جاری کیا ہے جس سے متعلقہ ایم پی اے کی مشاورت کو مشروط کیا گیا ہے اور جس کا مجھے آئینی اور قانونی حق ہے جیسا کہ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ (a)70 کے تحت مجھے آئینی اور قانونی استحقاق حاصل ہے۔

"70(a) the question shall relate to a privilege granted by the Constitution, the law or the rules made under any law."

جناب سپیکر! موصوف افیسرز نے قاعدہ 15 استحقاقات ایکٹ 1972 کے تحت مجھے حاصل حق استحقاق کو بھی نظر انداز کرتے ہوئے میرے ساتھ انتہائی کرخت، توہین آمیز لہجہ استعمال کیا اور میرے معاملات کا بھی جواب نہیں دیا، جس سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے لہٰذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے سپیشل کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری مظہر اقبال! اس تحریک استحقاق کو pending کر لیتے ہیں کیونکہ اب منسٹر صاحب یہاں پر موجود نہیں ہیں ورنہ وہ اس پر respond کرتے تو پھر اس کے بعد ہم اس کو سپیشل کمیٹی کے سپرد کر دیتے۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! .It's very important issue کہ ایک block کے تحت جو فنڈز دیئے جاتے ہیں تو یہ کوئی سپیشل فنڈز نہیں ہیں۔ میرا تو جنوبی پنجاب کا allocation انتہائی پسماندہ علاقہ ہے۔ آپ دیکھیں کہ ایک متعلقہ constituency کو اس کا حق نہیں دیا جا رہا اور پچھلے سال کی طرح اس سال ہمارے ساتھ ایسا ہی کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ نہیں کہتا کہ آپ ہم سے مشاورت کے تحت فنڈز دیں لیکن آپ دیکھیں کہ بہت ہی اہم ایشوز ہیں جیسا کہ missing facilities, upgradation of schools اور سکولوں کے حوالے سے اس میں بے شمار ایسی چیزیں ہیں لہٰذا محکمے کا فرض بنتا ہے کہ ہر حلقہ کو importance دے اور متعلقہ محکمے سے پوچھ لے۔ اپوزیشن کے ممبران کو اس طرح سے ignore کرنا اور پھر ان کے حلقے کی عوام کو اس حق سے محروم کرنا ایک بہت بڑا ظلم ہے۔

جناب سپیکر! میں چاہتا ہوں کہ اس پر آپ کی رولنگ بھی آئے اور باقاعدہ assure کیا جائے کہ جو فنڈز محکموں کو جاتے ہیں وہ حلقہ وار میرٹ کے مطابق تقسیم کئے جائیں اور متعلقہ آفیسرز اس بات کے bound ہونے چاہئیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری مظہر اقبال! اس تحریک استحقاق پر حکومت کا جواب آنے دیں ابھی اس تحریک استحقاق کو pending کرتے ہیں۔

چودھری مظہر اقبال: شکریہ

تحاریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 426/20 محترمہ مہوش سلطانہ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار محترمہ سعدیہ سہیل رانا کی ہے۔ محترمہ ابھی تو ادھر بیٹھی ہوئی تھیں۔

معزز ممبران: محترمہ ابھی آ رہی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں ٹھیک ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 433/20 چودھری افتخار حسین چھچھر کی ہے۔ جی، اسے پڑھیں۔

مارکیٹ کمیٹی بصیر پور کو مارکیٹ کمیٹی حجرہ شاہ مقیم میں ضم کرنے سے زمینداروں کو مشکلات کا سامنا

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ لاہور "نیوز" کی خبر مورخہ 15-07-2020 کے مطابق پاکستان تحریک انصاف کا الیکشن سے پہلے یہ وعدہ تھا کہ وہ اداروں کو مضبوط کریں گے اور لوگوں کی فلاح و بہبود کے لئے میرٹ پر اقدامات کئے جائیں گے لیکن اقتدار میں آتے ہی اقدامات اس کے برعکس ہو رہے ہیں۔ مارکیٹ کمیٹی بصیر پور تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ کا قیام 01-04-1989 کو عمل میں آیا اس وقت مارکیٹ کمیٹی بصیر پور کا نوٹیفائیڈ ایریا دو تھانوں کی حدود بصیر پور منڈی احمد آباد پر مشتمل تھا جو کہ تحصیل دیپالپور کا سب سے بڑا نوٹیفائیڈ ایریا تھا۔ مارکیٹ کمیٹی کے نئے وضع کردہ قوانین کے مطابق خلاف ضابطہ و حالات و واقعات عوامی امنگوں کے برعکس مارکیٹ کمیٹی بصیر پور کو ختم کر کے مارکیٹ کمیٹی حجرہ شاہ مقیم میں ضم کر دیا گیا ہے جو کہ مکمل طور پر حقیقت کے برعکس ہے۔ یہ بھی واضح نہ کیا گیا ہے کہ مارکیٹ کمیٹی بصیر پور کو کن وجوہات کی بناء پر ختم کیا گیا ہے۔ اگر مارکیٹ کمیٹی بصیر پور کا موازنہ مارکیٹ کمیٹی حجرہ شاہ مقیم سے کیا جائے تو یہ بات روز

روشن کی طرح عیاں ہے کہ مارکیٹ کمیٹی حجرہ شاہ مقیم میں سرکاری سبزی منڈی ہے اور نہ ہی غلہ منڈی کا قیام ہے، اگر کوئی برائے نام غلہ منڈی ہے تو وہ بھی بے کار پڑی ہے ایک بھی دکان تعمیر نہ ہو سکی ہے اور وہ ویران پلاٹ کی شکل میں موجود ہے۔اس کے ارد گرد گنجان آبادی ہے جبکہ غلہ منڈی بصیر پور کا وجود قیام پاکستان سے قبل کا ہے اور وسیع ایریا پر مشتمل ہے۔ مارکیٹ کمیٹی بصیر پور، غلہ منڈی بصیر پور اور دو تھانہ جات پر مشتمل علاقے کے زمینداران اور لوگوں کو تمام تر سہولیات مہیا کر رہی تھی۔ مارکیٹ کمیٹی بصیر پور واحد کمیٹی تھی جو اپنے نوٹیفائیڈ ایریا بصیر پور اور منڈی احمد آباد میں فوڈ سنٹرز پر دور دراز سے آنے والے زمینداران کو تمام سہولتیں مہیا کر رہی تھی۔ مارکیٹ کمیٹی بصیر پور ہر سال ماہ رمضان میں بصیر پور، منڈی احمد آباد میں رمضان بازاروں کا انعقاد کرتی ہے اور فیئر پرائس شاپ کے ذریعے عوام الناس کو ارزاں نرخوں پر اشیاء فراہم کرتی ہے۔ مارکیٹ کمیٹی بصیر پور اپنے نوٹیفائیڈ ایریا میں زمینداران کو غلہ منڈی بصیر پور سہولیات سے میسر کرتی ہے بلکہ زمینداران کو ان کی پیداوار کی مناسب قیمت دلوانے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اب چونکہ مارکیٹ کمیٹی بصیر پور کو نئے قانون PAMRA کے تحت مارکیٹ کمیٹی حجرہ شاہ مقیم میں ضم کر دیا گیا ہے۔ یہ حقیقت کے برعکس ہے جس کی واضح مثال یہ ہے کہ مارکیٹ کمیٹی بصیر پور نہ صرف اپنے ریگولر ملازمین کو ماہانہ تنخواہ جاری کر رہی ہے بلکہ پنشنرز کو بھی ہر ماہ باقاعدگی سے پنشن ادا کر رہی ہے۔ اندریں حالات میں مارکیٹ کمیٹی حجرہ شاہ مقیم ملازمین اور پنشنرز کو ادائیگیاں کرنے سے قاصر ہے، ہر سال مارکیٹ کمیٹی بصیر پور کی آمدن مارکیٹ کمیٹی حجرہ شاہ مقیم سے زیادہ ہوتی ہے۔ چنانچہ حقائق کو نظر انداز کر کے مارکیٹ کمیٹی بصیر پور کو ختم کیا جانا بالکل غیر مناسب ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر زراعت نعمان لنگڑیال --- موجود نہیں ہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری! --- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو جواب کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ جی، اگلی تحریک التوائے کار نمبر 427/20 محترمہ سعدیہ سہیل رانا کی ہے۔ جی، محترمہ! اسے پڑھیں!

لاہور ڈویژن میں ٹیکس ڈیوٹی میں کروڑوں روپے کی خُورد بُرد کا انکشاف

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ساہیوال ڈویژن میں خُورد بُرد کرنے والوں کے خلاف کارروائی نہ ہو سکی۔ لاہور بورڈ آف ریونیو پنجاب حکام کی جانب سے ساہیوال ڈویژن میں محکمہ مال و ریونیو ملازمین کی ملی بھگت سے ٹیکس ڈیوٹی میں کروڑوں روپے خُورد بُرد کرنے والوں کے خلاف کارروائی اور ریکوری کا معاملہ بھی سرد خانے کی نذر ہو گیا ہے۔ تین سال گزرنے کے بعد بھی ذمہ داروں کے خلاف کارروائی نہ ہو سکی جبکہ کروڑوں روپے کی مالی بے ضابطگیوں میں ملوث کرپٹ ملازمین سرکاری امور سر انجام دینے میں مصروف ہیں۔ ٹیکس ڈیوٹی کی مد میں قومی خزانے کو مالی نقصان پہنچانے والوں کے خلاف کون کارروائی کرے گا کوئی فیصلہ ہو سکا اور نہ ہی بورڈ آف ریونیو پنجاب حکام کی جانب سے کوئی اقدامات کئے جا سکے۔ تفصیلات کے مطابق ساہیوال ڈویژن کے تین اضلاع اوکاڑہ، پاکپتن اور ضلع ساہیوال کی تحصیلوں سمیت سب رجسٹرار دفاتر اور اے ڈی ایل آرز آفسز میں زمینوں کی منتقلی، انتقالات اور اشٹام ڈیوٹی کی مد میں کروڑوں روپے کی مالی بے ضابطگیوں کی نشاندہی کی گئی تھی اور تفصیلی رپورٹ بورڈ آف ریونیو پنجاب کو بھجوائی گئی تھی تاکہ ٹیکس ڈیوٹی کی مد میں قومی خزانے کو بھاری نقصان پہنچانے والوں کے خلاف محکمانہ کارروائی کرنے کے علاوہ 100 فیصد ریکوری کی جائے۔ تین سال گزرنے کے بعد ساہیوال ڈویژن کی تحصیلوں میں ہونے والے فراڈ اور ٹیکس کی مد میں کروڑوں روپے کی خُورد بُرد کرنے والوں کے خلاف کارروائی کے احکامات کو بھی افسران نے پس پشت ڈال رکھا ہے۔ قومی خزانے سے رقم ہڑپ کرنے والوں کے خلاف کارروائی کرنے کی بجائے انہیں تبدیل کیا گیا ہے جبکہ بااثر ریونیو ملازمین کے علاوہ تحصیلداروں اور رجسٹری محرر کو سزائیں دینے اور ان سے ریکوری کرنے کا معاملہ بھی التوائے کا شکار ہو گیا ہے۔ جس کی وجہ سے عوام میں شدید نفرت پائی جاتی ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مال (ملک محمد انور): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کی کاپی ابھی مجھے موصول ہوئی ہے لہٰذا میری استدعا ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو دو دن کے لئے pending کر دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 20/429 محترمہ ام البنین کی ہے۔ جی، محترمہ! اسے پڑھیں!

کونوکارپس کے پودے لگانے پر پابندی کا مطالبہ

محترمہ ام البنین علی: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ کونوکارپس نامی ایک پودا ہے جو بڑی تیزی سے پھیلتا ہے اس کے پتوں میں خوبصورتی بھی ہے، اسے باڑ کے طور پر بھی لگایا جاتا ہے اور علیحدہ سے بھی لگایا جاتا ہے۔ یہ پودا تقریباً ہر جگہ پایا جاتا ہے اس کا بڑا نقصان یہ ہے کہ یہ زمین سے وسیع مقدار میں پانی جذب کرتا ہے اور اپنے ساتھی پودوں کے حصے کا پانی بھی جذب کر لیتا ہے جس سے دوسرے پودوں کو نقصان ہوتا ہے۔ یہ ایک ماحول دشمن پودا ہے یہ واٹر سپلائی اور سیوریج سسٹم کے لئے بھی نقصان دہ ہے، لہٰذا استدعا ہے کہ کونوکارپس نامی پودے لگانے پر پابندی عائد کی جائے۔ متعلقہ محکمہ اس کا سختی سے نوٹس لے اور اسے دیگر پودوں سے replace کیا جائے کیونکہ ہم معاشی طور پر اس کے نقصانات کے متحمل نہیں ہو سکتے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: متعلقہ منسٹر صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔

سرکاری کارروائی

بحث

پرائس کنٹرول پر عام بحث

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر پرائس کنٹرول پر عام بحث ہے۔ بحث کا آغاز متعلقہ وزیر کی تقریر سے ہو گا تاہم دیگر اراکین جو بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام بھجوا دیں۔

MINISTER FOR REVENUE (Malik Muhammad Anwar): Mr Speaker! I move that the General Discussion on Price Control be initiated.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ میں ملک محمد احمد خان کو پرائس کنٹرول پر عام بحث کے لئے فلور دیتا ہوں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے پرائس کنٹرول کے ایک اہم issue کو آج اس ہاؤس میں عام بحث کا حصہ بنایا ہے۔ عام طور پر پرائس کنٹرول حکومت کی effective governance, laiddown procedure اور ایک ایسے ضابطے کا نام ہے جو کہ حکومت کی کامیابی یا ناکامی کا عندیہ دیتا ہے۔ اگر at large یہ تاثر اُبھر رہا ہو اور یہ general perception build ہو رہی ہو کہ مہنگائی کی شدت بہت زیادہ ہے تو اس کا governance کے ساتھ بڑا direct link بنتا ہے۔

جناب سپیکر! مثال کے طور پر اگر تیل کی قیمت بڑھتی ہے تو اس کے ساتھ ہماری food items and non-food items کی prices بھی بڑھ جاتی ہیں یعنی یہ تیل کی قیمت کے ساتھ related ہیں۔ آئل کی prices صوبے کے کنٹرول میں نہیں ہیں لیکن دوسری اشیاء کی قیمتیں کسی نہ کسی طرح better management, effective control, proper laid down system and good governance کے ساتھ صوبے کے کنٹرول میں ہوتی ہیں۔ حکومت کے پاس ڈپٹی کمشنر اور اسسٹنٹ کمشنر کی سطح پر ایک hierarchy اور ایک سسٹم موجود ہے جس

کے ذریعے وہ قیمتوں کو کنٹرول کرتی ہے۔ اگر ایک چیز کی قیمت پندرہ، بیس یا پچیس روپے مقرر ہے تو وہ انہی نرخوں پر مارکیٹ میں available ہونی چاہئے چہ جائیکہ وہ 40/35 یا -/50 روپے میں فروخت ہو۔

جناب سپیکر! یہاں مسئلہ یہ ہے کہ ایک absolute confusion نظر آ رہی ہے۔ یہ confusion کیسے نظر آ رہی ہے؟

جناب سپیکر! ہمارا یہ خیال تھا کہ حکومت آئی ایم ایف کے ساتھ agreement کرنے کے بعد ایک reforms agenda لے کر آئی ہے لہٰذا یہ ایک فطری عمل ہو گا، یہ ایک natural consequence ہو گا کہ کچھ قیمتوں کا بوجھ reflect کرے گا اور کچھ چیزوں کی قیمتیں بڑھیں گی۔ یہ بات کسی حد تک understandable تھی۔

جناب سپیکر! ہم کسی حد تک اس چیز کو سمجھ سکتے تھے اور اس تاثر کو بھی تسلیم کیا جا سکتا تھا کہ اگر حکومت کا مؤقف ہے کہ ہم نے آئی ایم ایف کے ساتھ ایک structural reforms arrangement کیا ہے تو اس کا reflection عوام پر ہو گا۔

جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ کچھ چیزوں کی قیمتیں صوبوں کے کنٹرول میں نہیں ہیں۔ مثال کے طور پر اگر وفاق نے بجلی بنانی ہے اور اس کی قیمت مقرر کرنی ہے تو یہ صوبے کے اختیار میں نہیں ہے۔ اسی طرح گیس اور تیل کی قیمتیں صوبوں کے اختیار میں نہیں ہیں لیکن پرائس کو کنٹرول رکھنے، بڑھانے یا کم کرنے کے یہ basic drivers ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: معزز ممبران! خاموشی اختیار کریں۔ منسٹر صاحبان! معزز ممبر کی بات سُنیں۔ اگر آپ نے باتیں کرنی ہیں تو باہر تشریف لے جائیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! بہت شکریہ اور میں معزز حکومتی ممبران کا بھی مشکور ہوں۔ میرا مقصد آج حکومت پر تنقید کرنا قطعی طور پر نہیں ہے۔ میں حکومت پر تنقید اس لئے بھی نہیں کروں گا کیونکہ آج میں directly effected ہوں۔

جناب سپیکر! آج میں آپ کے سامنے صرف حقائق رکھوں گا۔ اگر یہ حقائق اتنے چشم کشا ہوں اور یہ حقائق اس بات کو reflect کرتے ہوں کہ جن چیزوں کے بارے میں governance کے ساتھ related problems ہیں۔ For goodness sake ان کو تو ٹھیک کر لیں۔

جناب سپیکر! میری آپ کی وساطت سے حکومت سے درخواست ہے کہ کچھ چیزیں آپ کے کنٹرول میں ہیں اور کچھ levers آپ نے pull کرنے ہیں اگر وہ levers آپ pull نہیں کریں گے تو پھر یہاں پر بیٹھے ہوئے معزز ممبران اپنی constituencies میں جا کر اپنے ووٹرز کو face نہیں کر سکیں گے کیونکہ اس وقت مہنگائی شدت کے ساتھ اپنا سر اُٹھا کر چیخ چیخ کر کہہ رہی ہے کہ failure کہاں پر ہے۔ آپ نے گندم کی ایک قیمت مقرر کی لیکن آج اس سے -/800 روپے زیادہ نرخوں پر گندم بازار میں فروخت ہو رہی ہے۔ آپ نے چینی کی ایک قیمت مقرر کی جبکہ آج چینی کی قیمت پچھلے سالوں کی نسبت دوگنا زیادہ ہے۔

جناب سپیکر! کیا یہ وہ چیزیں ہیں جو کہ external factors کے ذریعے drive ہوتی ہیں؟ Sir, Not at all. یہ تو گورنمنٹ کے کنٹرول میں آتی ہیں جس میں سپلائی اینڈ ڈیمانڈ اور basic provisions and edibles شامل ہیں۔ یہ تو بنیادی ضرورت اور خورد و نوش کی وہ چیزیں ہیں جو کہ حکومت بہتر کنٹرول کے ذریعے اور ایک effective mechanism کے ساتھ بہتر انداز میں عوام کو مہیا کر سکتی تھی۔ آج صوبہ پنجاب کے 12 کروڑ لوگوں کو کیوں سزا دی جا رہی ہے؟

جناب سپیکر! جب گندم کھیت سے نکلتی ہے تو کاشتکار اسے ایک set price پر فروخت کرتا ہے یعنی 1400/1200 روپے فی من کے حساب سے فروخت کرتا ہے لیکن ایک غریب آدمی اور مزدوری کرنے والے لوگ جن کی تعداد صوبہ پنجاب میں سات کروڑ سے زیادہ ہے جب وہی گندم خریدنے جاتے ہیں تو انہیں وہ دو ہزار روپے فی من یا اس سے زیادہ رقم میں ملتی ہے۔ کیا یہ انصاف ہے؟ آج فی کلو چینی کی قیمت -/100 روپے سے تجاوز کر گئی ہے۔

جناب سپیکر! حکومت کہتی ہے کہ ہم نے چینی کی قیمت -/82روپے مقرر کی ہے لیکن بازار میں فی کلو چینی -/100 روپے یا اس سے زیادہ قیمت پر مل رہی ہے۔ ان ساری چیزوں کا تعلق directly آپ کے صوبے کی حکومت کی governance کے ساتھ ہے۔

جناب سپیکر! پورے ملک کے اندر اور بالخصوص صوبہ پنجاب کے اندر یہ صورتحال ہے کہ جس جنس کا سیزن آتا ہے اسی کی قلت پیدا ہو جاتی ہے حالانکہ ہمارا صوبہ پنجاب پورے ملک کے لئے ایک food provider ہے۔

جناب سپیکر! میرا directly حکومت کے اکابرین سے سوال ہے کہ ایسا کیوں ہو رہا ہے؟ اس قلت کے نتیجے میں پرائس hike ہوتی ہے۔ اگر گندم نہیں مل رہی تو یہ حکومت کی ناکامی ہے۔ اگر کسی جگہ چینی کی قلت ہے یا اس کی قیمت میں اضافہ ہو رہا ہے تو یہ بھی حکومت کی ناکامی ہے۔

جناب سپیکر! اب میں آپ کے سامنے کچھ data رکھتا ہوں۔ I wish that I would have provided these copies to all honorable members in the House. میرے لئے بھی honestly یہ devastating ہے اور اس data نے مجھے دہلا دیا ہے۔

جناب سپیکر! پوری دنیا میں جہاں پر کورونا نے badly affect کیا ہے، جہاں پر کورونا نے اپنے وہ symptoms چھوڑے ہیں وہاں پر رقص بسمل ہوئی ہے، لاشیں سڑکوں پر اس طرح سے پڑی تھیں کہ کوئی اُٹھانے اور گننے والا نہیں تھا۔ ہمارے ہمسایہ ملک ہندوستان میں کورونا کی وجہ سے آج کل بہت بُرا حال ہے۔ اس global comparison کے انڈکس میں سب سے زیادہ متاثر صوبہ پنجاب ہوا ہے۔ اس کی breakdown کیا ہے؟ آپ جو projections کر رہے تھے اور آپ کا Bureau of Statistics کہہ رہا تھا کہ جنوری میں food and noon food items کی قیمتیں 12.7 فیصد تک بڑھ جائیں گی یعنی inflation 12.7 percent تک پہنچ جائے گی۔ یہ پچھلے دس سالوں کا highest number ہے جو کہ جنوری میں reflect ہوا تھا، فروری میں اس میں مزید اضافہ ہوا ہے، مارچ میں مہنگائی کی اس شرح میں projected increase ہوئی ہے، اپریل میں مہنگائی کی یہ شرح 15 فیصد کو touch کر رہی تھی اور اگست میں It would touched 17.5 percnet and it is all time high in the history of

Pakistan.حالانکہ کورونا کی وجہ سے کچھ چیزوں کی ڈیمانڈ بہت حد تک کم ہو جاتی ہے۔لوگوں کا گھروں سے باہر نکلنا محدود تھا۔Economic activities restricted تھیں۔

جناب سپیکر!عام طور پر لوگ جو چیزیں80فیصد تک اپنے استعمال میں رکھتے تھے اس میں کمی ہوگئی اور ان کا استعمال35فیصد تک محدود ہو گیا یعنی ایکcommodity itemکی طلب میں تقریباً45فیصد کمی واقع ہوئی ہے اسی لئے باقی تمام ممالک میںfood itemsکی قیمتیں نیچے آئی ہیں لیکنsomehowپاکستان میں اور خاص طور پر صوبہ پنجاب میں کھانے کی اشیاء کی قیمتیں بھی بڑھی ہیں۔کورونا کے دنوں میں کچھdipہوا جبکہ عید الفطر کے دن سے لے کر یک دم قیمتیں پھر بڑھ گئیں۔The reasons are not known to me. The reasons are better know the government.وہ کس طرح سے بڑھیں اور آج کے دن تک اب کیا projectionsآ رہی ہیں؟یہprojectionsآ رہیں کہ14.6۔اکتوبر میں ہوں گے، 15.8۔نومبر میں ہوں گے اور18.5۔دسمبر میں ہوں گے اور یہ تاریخ کی بلند ترینinflationہو گی اور یہ کیوں ہو رہی ہے؟

جناب سپیکر!میں نے پہلے آپ سے عرض کی کہ یہ جھگڑا میرا،میری حزب اختلاف، میریpolitical point scoringکا نہیں ہے۔میں یہ گریہ صرف اس لئے نہیں کر رہا کہ حزب اختلاف کا ممبر ہوں اور میں نے اپنا فرض نبھانا ہے اور آپ کے اوپر تنقید کر کے جانی ہے۔

جناب سپیکر!میںdataکی بنیاد پر بات کر رہا ہوںA person can lie and he can accentuateوہ اپنی مرضی کی بات کر سکتا ہےBut numbers and papers won't, they are the reality searching for goodness sake.آپ نے کل کابینہ کی میٹنگ کے بعد پنجاب کی عوام کو یہ پیغام دیا کہ

Two years of success and progress. Sir, I want to know from the government which could not control the prices. The government could not control the feelings of the people.

جناب سپیکر! کیونکہ اس صوبے کے اندر گندم اور چینی سے لے کر بنیادی اشیائے خوردونوش کی قیمتوں پر لوگ نوح وکناں رہے اور آپ مجھے success کی stories دے رہے ہیں؟ Come on; talk to me in this regard first.

جناب سپیکر! مجھے مہنگائی پر بتائیں آپ کے ڈپٹی کمشنر کا آفس کام نہیں کرتا۔ آپ نے نظام وضع کیا ایک کورٹ میں suo-moto proceedings ہوئیں۔

جناب سپیکر! میرے اوپر کچھ قدغن ہے کہ matter sub-judice ہے میں زیادہ بات نہیں کرتا لیکن جو information public realm میں ہے میں اُس پر تو آپ سے بات کر سکتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں یہ پوچھتا ہوں کہ آپ کے پاس constitutional provisions نہیں تھیں، آپ کو نہیں پتا تھا کہ executive and judiciary کو آپ نے علیحدہ علیحدہ کرنا ہے؟ آپ کو نہیں پتا تھا کہ 45 سال پاکستان کی تمام بار کونسلز، تمام ججز، Executive and Judiciary کے magistracy کے اختیارات پرائس کنٹرول سے related تھے اور جب 18 ویں ترمیم ہوئی تو آپ نے یکدم ایک آرڈر پاس کیا کہ پرائس کنٹرول کے لئے شاید کابینہ منظوری دیتی ہے۔ کبھی کابینہ کے اراکین آئین کے برعکس کوئی بات کرتے ہیں؟

جناب سپیکر! ایک suo-moto notice and nobody was there چاہئے تو یہ تھا کہ وزیراعلیٰ جاتے لیکن ایک ایڈیشنل سیکرٹری ہوم وہاں پر پہنچا، Answerless, speechless, one Additional Secretary Home was there. What could he have said, is he the part of the cabinet? آپ وہاں پر جا کر کیا بات کرتے ہو اور پھر کہا کہ ہم پرائس کنٹرول کیوں نہیں کر سکتے کہ Legislative processes کی ڈیمانڈ ہے۔ Legislative processes سے پہلے political will کی ضرورت ہے، executive authority کی ضرورت ہے اگر آپ پرائس کنٹرول کرنا چاہتے ہیں تو آپ کے دو parallel systems ہیں۔ Edible items کے ساتھ اس وقت لوگوں کا basic concern ہے۔ آپ کی مارکیٹ کمیٹیز obsolete and redundant ہیں They do not even exist. وہاں پر اُن کا کوئی میکنزم provided ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر! وہ آپ کے سامنے ہو گا میں آپ کو زیادہ دور نہیں لے کے جاتا وہ آپ کے حافظے میں ہو گا۔ ایک چیز کی تھوڑی بہت طلب بڑھتی ہے تو اُس کی پرائس skyrocketing ہو جاتی ہے۔ آپ کے حافظے میں ہو گا۔ What happened with tomato prices? اُسی ایک ٹماٹر نے پورے ملک کے لئے crisis پیدا کیا۔ اس کی reason یہ تھی کہ آپ کے پاس provision تھی لیکن میکنزم نہیں تھا۔ کسی نے مجھے یہ data suggest نہیں کیا کہ آپ کی crop متاثر تھی یا آپ کی import متاثر تھی۔ Few days may be it might be rain. It might be a seasonal problem with that. It might be some other communicative problem. کوئی communicative problem تھی کہ کسی جگہ نہیں پہنچ سکے۔ کس چیز کے اوپر حکومت کا کنٹرول تھا۔ I failed to understand. مارکیٹ کمیٹی، مارکیٹس میں اور نہ open مارکیٹس کے اندر کسی جگہ پر بھی کوئی lever apply کرنے کے لئے آپ کے پاس کوئی میکنزم تھا۔ Virtually diminished government, collapsed infrastructure کہیں پر حکومت کا کوئی وجود نظر ہی نہیں آتا۔

جناب سپیکر! میں آپ کے سامنے ایک دوسری تشویشناک صورتحال رکھنا چاہتا ہوں۔ اگر یہ تصور کر لیا جائے کہ آپ نے جو reform agenda suggest کیا ہے۔

جناب سپیکر! for example oil price آپ کے transporter کے کرایوں پر impact کرے گی، oil price آپ کے electricity bills پر reflect کرے گی، oil price آپ کی large scale manufacturing کو reflect کرے گی، oil price آپ کی ہر commodity کے اوپر reflect کرے گی چاہے وہ سرکار کی طرف سے فراہم کی گئی آپ کی ضرورتوں سے متعلق ہے یا وہ بنیادی چیزیں جو non food یا جو چیزیں food items کے اندر آتی ہیں جو Bureau of Statistics کے مطابق consumer price index میں reflect کرتی ہیں۔

جناب سپیکر! اُن کا یہ ماننا ہے کہ With this petroleum policy, this is the rise the House can see that. یہ اس کا rise کا chart ہے اور یہ جا کر 13.6 پر fall کرے گا جو کہ ایک ٹیکنیکل term ہے اگر میں اس کو elaborate بھی کرنا چاہوں تو شاید مشکل ہو گی۔

جناب سپیکر! اس کا مطلب یہ ہو گا کہ جو چیز 5.5 پر آج کھڑی ہے وہ اگلے 12 مہینے میں 13.6 پر ہو گی۔ مجھے نہیں پتا آپ کی مرضی ہے، آپ کی اپنی خواہش ہے، آپ کی اپنی decision making ہے، آپ کی اپنی cabinet کے decisions ہیں، آپ کی پولیٹیکل گورنمنٹ ہے کہ آپ کیسے فیصلے کرنا چاہتے ہیں لیکن It is up to you, it is up to the government Economy of Pakistan is a political economy. آپ اس صوبے کے اندر 12 کروڑ عوام کی زندگیوں کے ساتھ روزانہ کی بنیاد پر deal کرتے ہیں۔ آپ اگر اُن کو اس طرح سے بے یارومددگار چھوڑ دیں گے آپ اپنی reforms کے agenda پر تمام pressure آپ consumer کے اوپر directly reflect کریں گے اُس کے اوپر چھوڑ دیں گے تو غریب آدمی دیکھ رہا ہے آپ کی حکومت کی اُن پالیسیوں کو جو کہ آئی ایم ایف پچھلے بائیس سال سے مسلسل یہی دے رہا ہے لیکن آج تک کبھی reforms نہیں ہوئیں۔ اٹھارہ پروگرامز میں سے total 16 word to word," ایک بھی ایسی شرط نہیں تھی جو implement نہیں کی گئی۔ آج تک تو reforms نہیں ہوئیں Will you be able to help these people کیونکہ reform agenda پر آپ کی بجلی کے بل بڑھ جائیں گے۔ Will you be able کہ گیس کے بل بڑھا کر آپ اُن کو اسی reform agenda پر آگے لے کر چلے جائیں گے؟

جناب سپیکر! میری استدعا یہ ہے کہ حکومت کو اپنے اس provided data پر اور یہ data میرا نہیں ہے اور میری کوئی تنقید بھی نہیں ہے آپ اس بات کے گواہ ہیں کہ میں نے حقائق کے برعکس آپ کے سامنے کوئی بات نہیں کی، میں نے substantiate کر کے بات کی ہے۔

جناب سپیکر! میں نے حکومت سے صرف یہ درخواست کی ہے کہ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ ان largest drivers کو جو overall ایک inflation create کرتے ہیں تو وہ آپ کے اختیار میں ہے۔ آپ نے اگر کسی چیز کی پرائس مقرر کی ہے، کسی سبزی یا کسی گوشت کی تو آپ کی

communication with the people اتنی سخت ہونی چاہئے اور آپ کی monitoring اتنی sound ہونی چاہئے کہ آپ انہیں بتا سکیں کہ میں نے یہ چیز -/100 روپے کی مقرر کی تھی، یہ -/110 روپے کی فروخت ہو رہی ہے تو غلط ہے۔ میں اس کو -/100 روپے پر کنٹرول کروں گا اور آنے والے وقتوں میں ان پالیسیوں کے نتیجے میں اتنا کم کروں گا۔

جناب سپیکر! یہاں یہ کیس نہیں ہے یہاں کیس یہ ہے کہ تم یہ بھگتتے رہو، تمہارے اوپر آج جو یہ اذیت طاری ہے یہ تمہارے اوپر طاری رہے گی اور میں اپنے شادیانے بجاتا رہوں گا۔ Somebody asked president Johnson, کہ کورٹ کی عمارت کو کیسا ہونا چاہئے، اس کی ہیئت کیسی ہونی چاہئے اور اس کی شکل کیسی ہونی چاہئے؟

جناب سپیکر! اُس نے کہا کہ کورٹ کی عمارت تھوڑی سی egalitarian ہونی چاہئے، اس کے اندر رعب اور دبدبہ ہونا چاہئے، اس کے arches بہت اونچے ہونے چاہئیں، اس کے pillar کے اوپر دو تین literally eagles بیٹھے ہونے چاہئیں کہ جب لوگ اس عمارت کی طرف دیکھیں تو اُن کو احساس ہو کہ جب ہم اس عمارت کو دیکھتے ہیں کہ تو ہمارے اندر ایک تاثر اُبھرتا ہے کہ یہاں پر کوئی ناانصافی نہیں ہو سکتی اس کی ہیئت اپنا ایک عکس طاری کرے۔

جناب سپیکر! آج آپ کی حکومت کو دیکھ کر یہ عکس طاری نہیں ہوتا۔ آج آپ کی حکومت کو دیکھ کر ایک mockery بن رہی ہے۔

You had a talk to celebrate your two years of success. Sir, for what for stopping all that progress with this province was doing for pushing people to backwardness.

جناب سپیکر! آپ نے پلان کیا کیا تھا اور آج ہو کیا رہا ہے؟ آپ نے کیا کیا وعدے کئے تھے اور آج آپ دے کیا رہے ہیں؟ آپ ایک reform agenda پر آئے تھے، آپ نے front lines پر exploit کیا تھا، آپ نے ناکردہ گناہوں کی سزا کے لئے half glass empty half glass full آپ نے half glass empty کو اُٹھایا، آپ نے شور مچایا۔ آپ نے پولیٹیکل consumption کے لئے اپنے narratives دیئے۔ آپ نے بے بنیاد باتوں کو بنیاد بنا کر پنجاب

کی job creation کو hundred percent dip کیا ہے۔ پنجاب کے growth rate کو hundred percent dip کیا ہے۔ اس کا کوئی comparison نہیں ہے۔

جناب سپیکر! مجھے تو وزیر خزانہ کی وہ speech بھی یاد ہے کہ and I was laughing and asked him aferwards کہ pledged stocks کے arrears کو کبھی کوئی loan define کرتا ہے۔ ہم نے تو یہ بھی سنا ہے۔ یہ تو a,b,c of it ہے۔ یہ تو ایسے ہی ہے جیسے میں کہوں کہ باہر دھوپ کے وقت سورج نکلا ہوتا ہے ان سے یہ بھی نہیں ہو پا رہا۔ آپ چھوڑ دیں ہم باقی بات نہیں کر رہے۔

جناب سپیکر! آپ کا سابقہ حکومت پر اعتراض ہو گا لیکن میں نے تو وزیر قانون اور سپیکر صاحب سے بارہا درخواست کی ہے کہ سابقہ حکومت کے including Orange Line Tran, including Metro Buses, including these Danish Schools and including these Laptop Schemes کے منصوبوں پر ایک پارلیمانی بورڈ تشکیل دیں اور probe کریں کہ کیا وہ چیزیں incentivize کرنا مناسب تھیں۔ ہمارا موقف سنیں اور اپنا بتائیں اور ان باتوں کو conclude کریں۔ آپ کو انرجی پر پتا چلے کہ پنجاب میں آپ نے جو کیا تھا غلط تھا یا صحیح اس کو conclude کریں۔ Two years of doing nothing but yet celebrated, I have failed to understand, sir.

جناب سپیکر! آپ نے بہت مہربانی اور خندہ پیشانی کے ساتھ مجھے جتنا وقت عنایت کیا ہے I don’t want to carry on for long. صرف دو باتیں کرنے کی اجازت لیتے ہوئے ایک منٹ میں بات ختم کروں گا کہ اگر مہنگائی کا یہی سلسلہ bad governance کی وجہ سے، غلط پالیسیوں کی وجہ سے ایک ill informed اور over ambitious planning کی وجہ سے ہے جس کا ذکر کیا جاتا ہے کہ ہم بڑی reforms کر رہے ہیں۔ ویسے by the way میں نے کل ایک paper میں بڑی interesting خبر پڑھی I was literally laughing again کہ شاید وفاق یا صوبہ میں کوئی governance reforms committee تشکیل دی گئی ہے اور ڈاکٹر عشرت حسین coordination کے سربراہ ہوں گے۔ I was just like thinking کہ انہوں نے ایک کتاب Governing than Governable لکھی ہے اس کے صفحہ نمبر 283

پر انہوں نے South Asia میں reforms کے perspective پر انہوں نے پاکستان کو as a case study پیش کیا ہے۔ انہوں نے 2008 سے 2013 تک پنجاب کی governance کا بتایا ہے جس دوران وزیر اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف تھے۔ انہوں نے اس میں PPL mode کو only way to reform کو ایک chapter کے طور پر لیا ہے۔

جناب سپیکر! انہوں نے پھر بتایا ہے کہ پنجاب کی گورنمنٹ کے anachronistic structures تھے وہ سو سال پہلے کے تھے مثال کے طور پر مواصلات و تعمیرات ڈیپارٹمنٹ تھا، IDAP were created انرجی کے معاملات کے لئے انرجی بورڈ قائم کئے گئے اور اس کو PPL mode پر لے کر گئے۔ وہ منصوبے جو آٹھ آٹھ سال میں نہیں لگتے تھے 22/22 ماہ میں لگائے گئے۔

جناب سپیکر! انہوں نے کہا کہ the only way for that reform is what Mian Muhammad Shehbaz Sharif has done. I was laughing in my heart about that اگر تھوڑا وقت نکل جائے اور وزیر اعظم ڈاکٹر عشرت حسین کا ذہن خود ہی دیکھ لیں اور پھر اس صوبہ میں Cabinet Reforms Committee کو بتا دیں اور کچھ نہ کریں بس پرائس کنٹرول کے لئے میاں محمد شہباز شریف کے footsteps follow کر لیں۔ Honest to God some relief ہو جائے گا۔ بہت شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ۔ محترمہ ساجدہ بیگم!

محترمہ ساجدہ بیگم: جناب سپیکر! شکریہ۔ اگرچہ بات تو پرائس کنٹرول پر کرنی تھی لیکن میرا ضلع اس وقت بہت زیادہ مشکل میں ہے اس لئے میں اس پر بات کرنا زیادہ مناسب سمجھوں گی۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ ہندوستان نے پچھلے دنوں میں آبی جارحیت کی جس کی وجہ سے دریاؤں میں پانی آیا۔ میرے ضلع سے دریائے جہلم گزرتا ہے۔ اس وقت ایک لاکھ کیوسک پانی کا ریلہ دریائے جہلم سے گزر رہا ہے جس کی وجہ سے آس پاس کی تمام آبادیاں ڈوب چکی ہیں۔ پچھلے پانچ دنوں سے وقفے وقفے سے تیز اور آہستہ بارش جاری ہے جس کی وجہ سے پورا خوشاب ڈوب چکا ہے بہت سے مکانات

کی چھتیں گر چکی ہیں اور دس سے زیادہ افراد لقمہ اجل بن چکے ہیں۔ اس وقت غریب لوگ بہت مصیبت میں ہیں۔

جناب سپیکر! میری وزیر اعلیٰ پنجاب سے درخواست ہے کہ میرے ضلع خوشاب کا فضائی دورہ کریں اور خوشاب کو آفت زدہ علاقہ قرار دے کر ہنگامی بنیادوں پر لوگوں کو مشکل سے نکالا جائے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! کیا آپ نے price hike پر بات نہیں کرنی۔

محترمہ ساجدہ بیگم: جناب سپیکر! لوگ زندہ رہیں گے تو کچھ خریدیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں مناظر حسین رانجھا!

میاں مناظر حسین رانجھا: جناب سپیکر! آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے اہم اور سُلگتے ہوئے موضوع پر بات کرنے کا موقع عنایت فرمایا ہے۔ مجھے اس بات کا بھی احساس ہے کہ ملک احمد خان کی تقریر کے بعد میرا بولنا لوگوں کو اتنا پسند تو نہیں آئے گا کیونکہ انہوں نے ہر نکتے اور پہلو پر بڑے دلائل اور بڑے relevant points کے ساتھ بات کی ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ جیسے کہتے ہیں کہ "اتر جائے تیرے دل میں میری بات" کاش ان کی بات ایوان بالا تک پہنچ جائے۔

جناب سپیکر! میں اپنی معروضات چند منٹ میں آپ کی خدمت میں عرض کروں گا۔ پاکستان ایک زرعی ملک ہے اور اس کی تقریباً 70 فیصد آبادی کا معاشی انحصار زراعت پر ہے۔ آپ کو بھی وہ وقت یاد ہو گا جب پاکستان گندم اور چینی میں خود کفالت کی منزلیں طے کر چکا تھا لیکن آج کتنی بدقسمتی ہے کہ پاکستان جس کی 70 فیصد سے زیادہ آبادی دیہاتوں میں رہتی ہے اور جن کا انحصار بھی زراعت پر ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ کہتے ہوئے قطعاً کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتا کہ ہمارا کسان اور زمیندار حکومت کی سہولتوں کے بغیر حکومت کے سائے کے بغیر اور محکمہ زراعت کی ہدایات کے بغیر بھی اس حد تک دن رات محنت کر رہا ہے اور اپنی فصلیں اُگا کر پاکستان کی خدمت کر رہا ہے۔ اس کی محنتوں کا ثمر تھا کہ پاکستان جو گندم بھی باہر سے منگواتا تھا، چینی بھی باہر سے منگواتا تھا اور

دیگر اجناس بھی باہر سے منگواتا تھا۔ خدا کا فضل و کرم ہوا کہ پاکستان ان کی پیداوار میں خود کفیل ہو گیا تھا لیکن ہماری بد قسمتی ہے۔

جناب سپیکر! ملک احمد خان نے کہا ہے کہ ہم تنقید نہیں کریں گے، میں بھی تنقید نہیں کروں گا لیکن اتنی گزارش ضرور کروں گا کہ ہمیں کچھ سوچنا پڑے گا اور ہمیں ایسا پروگرام وضع کرنا پڑے گا، ہمیں ایسے پروگرامز دینے پڑیں گے جس سے وہ پاکستان جو گندم میں بھی خود کفیل ہو گیا تھا، چینی میں بھی خود کفیل تھا اُس وقت چینی کی قیمت -/55 روپے فی کلو گرام تھی اور آج چینی کی قیمت -/100 روپے فی کلو گرام سے زیادہ ہو گئی ہے۔ گندم جو 1200/ 1400 روپے فی من ملتی تھی آج -/2400 روپے سے زیادہ فی من ہو چکی ہے اور ملتی بھی نہیں۔

جناب سپیکر! حکومت نے گندم کی خریداری کا جو پروگرام بنایا تھا اس میں تمام زیادتیوں کے باوجود جن لوگوں نے گندم کو اپنے گھروں میں اپنے کھانے کے لئے رکھا تھا ان پر raid کر کے ان کے گھروں سے گندم اٹھا کر سنٹر پر لایا گیا لیکن ان ساری چیزوں کے باوجود اور ان ساری زیادتیوں کے باوجود گندم کے بحران کا حل نہیں نکالا جا سکا۔ آج پاکستان گندم غیر ممالک سے درآمد کر رہا ہے تو میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ ہمیں سوچنا چاہئے۔

جناب سپیکر! اس حوالے سے سب سے بڑی بات یہ ہے کہ آج ہمارے وزیر صاحب جو صنعت اور مہنگائی کو deal کرتے ہیں یہاں تشریف فرما نہیں ہیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ان کی جگہ پر کوئی اور منسٹر صاحب ہوں گے جو ہماری ان باتوں پر غور فرما رہے ہوں گے۔

جناب سپیکر! میں صرف یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ آج سبزیوں کی کیا قیمت ہے، پٹرول اور ڈیزل کی قیمت حکومت نے کم کی یہ بہت اچھا قدم تھا لیکن اس کا نتیجہ کیا نکلا کہ تمام پٹرول پمپس بند ہو گئے۔ لوگ میلوں سفر کر کے پٹرول پمپس سے پٹرول یا ڈیزل لینے جاتے لیکن وہاں پر No کا بورڈ لگا ہوتا تھا۔ اس کے برعکس جب پٹرول -/150 روپے فی لٹر ملتا تھا تو وہ عام ملتا تھا۔

جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ ہماری گورنمنٹ کو اس پر سوچنا چاہئے۔ یہ دو سال کا جشن ضرور منائیں کیونکہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ان کو حکومت دی ہے اس لئے اُن کا حق

ہے کہ وہ جشن منائیں لیکن میں آپ کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ آپ گلیوں، محلوں، بازاروں کو دیکھیں اور حلقوں میں جا کر لوگوں سے پوچھیں کہ غریب، پسماندہ اور متوسط طبقہ کے لوگ کس انداز میں اپنی زندگی گزار رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں حلفاً کہتا ہوں کہ آج غریب لوگوں کے آنسو گر رہے ہیں اور کسمپرسی کی حالت میں اپنی عزت کا بھرم رکھ کر بیٹھے ہیں لہٰذا میں آپ کی وساطت سے یہ استدعا کروں گا کہ ہماری حکومت ایسی پالیسی بنائے جس سے غریب کاشتکار کو فائدہ پہنچ سکے۔ کھاد کی قیمتیں پھر بڑھا دی گئی ہیں لیکن میں یہ گزارش کروں گا کہ ہم تو برداشت کر لیں گے کیونکہ اپوزیشن ہمیشہ حکومت کے نقائص اور خامیوں سے آنے والے الیکشن میں فائدہ اٹھاتی ہے اس لئے آپ اپنے لئے جو بیج بو رہے ہیں اس کو آنے والے الیکشن میں بھگتنا پڑے گا۔ آج آپ بجلی کے ریٹ دیکھ لیں کہ کہاں پر پہنچ گئے ہیں؟

جناب سپیکر! میں یہ بات بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ مرکزی حکومت نے interest rate کافی کم کیا ہے جو ان کا بہت اچھا قدم ہے جس کو ہم مانتے ہیں لیکن پنجاب کوآپریٹو بنک جو حکومت پنجاب کا ہے انہوں نے interest کم نہیں کیا۔ چند چھوٹے کسانوں نے مل کر کوآپریٹو سوسائٹی بنا رکھی ہے جس پر آج بھی 18 فیصد سود لگ رہا ہے۔

جناب سپیکر! اگر کوآپریٹو کے منسٹر یہاں پر تشریف فرما ہیں تو میں آپ کی وساطت سے اُن کی خدمت میں عرض کرنا چاہوں گا کہ جب وفاقی گورنمنٹ نے 8 یا 9 فیصد سود کی شرح کر دی ہے بلکہ پانچ فیصد پر بھی loan دے رہے ہیں تو کوآپریٹو بنک کے 18 فیصد شرح سود کو کم کیا جائے تاکہ زمیندار کی حالت بہتر ہو سکے کیونکہ زمیندار پہلے ہی مہنگائی کے بوجھ تلے دبا ہوا ہے۔

جناب سپیکر! میں آخر میں آپ کا شکریہ ادا کروں گا کہ آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا۔ میری یہ دعا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اقتدار کے ایوان میں بیٹھے ہوئے لوگوں کو غریب لوگوں کے لئے سوچنے کا موقع دے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ سیدہ زہرا نقوی!

سیدہ زہرا نقوی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد وعجل فرجھم۔ جناب سپیکر! آپ کا شکریہ کہ مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ ابھی میرے بھائی مہنگائی کی بات کر رہے تھے لیکن میں یہ کہنا چاہوں گی کہ مہنگائی بہت ساری چیزوں پر depend کرتی ہے۔ مہنگائی ایسا جن نہیں ہے جو ایک دم سے نمودار ہو جائے بلکہ یہ بہت ساری چیزوں پر depend کرتی ہے۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ اس ملک میں کئی سالوں سے حکومتیں آتی جاتی رہی ہیں جن کے تمام قرضوں کا بوجھ پاکستان تحریک انصاف کی حکومت پر آیا ہے اور پہلی دفعہ پی ٹی آئی کی حکومت بر سر اقتدار آئی ہے۔

جناب سپیکر! قرضوں کے علاوہ ہمیں میٹرو بس، اورنج لائن ٹرین اور اس طرح کے دیگر منصوبوں پر subsidies دینی پڑ رہی ہیں۔ جب گورنمنٹ کو پچھلی حکومتوں کے پراجیکٹس کی مدات میں pay کرنا پڑتا ہے تب مہنگائی پر کس طرح کنٹرول کیا جائے۔

جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ مہنگائی ہے لیکن اگر ہم COVID-19 کی وجہ سے پوری دنیا کی تباہ ہونے والی معاشی صورتحال دیکھیں تو اس کے باوجود الحمدللہ وزیراعظم جناب عمران خان کی مدبرانہ قیادت اور بہترین منصوبہ بندی کی وجہ سے دیکھتے ہیں کہ ہم نے COVID-19 کی جنگ کو تقریباً جیت لیا ہے۔ ہمارے ہمسایہ ممالک انڈیا اور ایران کی کیا حالت ہے لیکن الحمدللہ پاکستان میں اچھے انداز میں COVID-19 پر قابو پایا گیا ہے۔ پوری دنیا کی economy خراب ہے لیکن ان سے ہم لوگوں کی بہت بہتر صورتحال ہے۔ اگر ہم غریب ممالک سے موازنہ کریں تو ہم بہتر طور پر اس سے لڑ رہے ہیں اور پاکستان کا morale up ہوا ہے۔

جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ مہنگائی ہے لیکن جس انداز میں اس حکومت نے غریبوں کا ساتھ دیا ہے اور مشکل حالات کے باوجود جس شفاف انداز میں شناختی کارڈ کے ذریعے رقم غریبوں تک منتقل ہوئی ہے وہ ہمیں نظر نہیں آتا۔ مجھے بتائیں اگر پاکستان کی تاریخ میں اس سے پہلے کسی حکومت نے غریبوں کا خیال رکھا ہو یا اُن تک رقوم پہنچائی ہوں۔

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین، میاں شفیع محمد کرسیٔ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: جی، محترمہ! اپنی بات جاری رکھیں۔

سیدہ زہرا نقوی: جناب سپیکر! ہم سب اس مقدس ایوان میں بیٹھے ہیں اس لئے ہماری یہ ذمہ داری ہے کہ اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے ہم سب مل کر کام کریں۔ پی ٹی آئی کی گورنمنٹ کا احسن قدم یہ ہے کہ اس مہنگائی پر قابو پانے کے لئے پوری کوشش کی گئی ہے کہ چوروں اور ڈاکوؤں کو پکڑا جائے۔ پاکستان کرپشن سے پاک ہو گا تب ہی ہم مہنگائی کے جن پر قابو پا سکتے ہیں۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ اس ملک میں اہم ترین عہدے سے لے کر آخر تک حکومتی اداروں میں سرکاری ملازمین کو عادت ہو چکی ہے کہ ہم نے صرف کرپشن کرنی ہے۔

جناب سپیکر! آپ مجھے بتائیں کہ جس ملک میں کرپشن اتنی عام اور زیادہ ہو وہ ملک کس طرح مہنگائی پر قابو پا سکتا ہے۔ ہمیں سب سے پہلے کرپشن پر قابو پانا ہو گا جس کے لئے الحمدللہ پی ٹی آئی کی گورنمنٹ احسن قدم اٹھا رہی ہے اور کرپشن کو روکنے کی بھرپور کوشش کی جا رہی ہے۔ جب ہم کرپشن پر قابو پالیں گے تو پھر انشاءاللہ مہنگائی پر بھی قابو پالیں گے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، محترمہ راحیلہ نعیم!

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا کیونکہ اس وقت ہمارا صوبہ پنجاب اور پاکستانی عوام مہنگائی کے سخت کرب میں مبتلا ہے۔ آپ نے ایسے موقع پر پنجاب اسمبلی کے اندر عوام کے نمائندگان کو بات کرنے کا موقع دیا ہے جس پر ہم سب آپ کے شکر گزار ہیں۔ باادب باملاحظہ ہوشیار پنجاب حکومت کی دو سالہ کارکردگی تشریف لا چکی ہے۔ اتنے خوبصورت طریقے سے celebration کی صورت میں عوام کے ٹیکسوں پر شاندار محفل سجا کر دو سالہ کارکردگی بتائی ہے لیکن مجھے افسوس اس بات پر ہوا کہ جس دو سالہ کارکردگی پر شادیانے بجا رہے ہیں اس میں غریب عوام کی آواز کہاں تھی؟ آپ نے غریب عوام کے لئے جو کام کئے ہیں اگر اُس کی تفصیلات بھی بتا دیتے تو بہتر ہوتا۔۔۔ (قطع کلامیاں)

MR CHAIRMAN: Order in the House please and no cross talk.

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! اگر یہ بات نہیں سننا چاہتے تو ہم بیٹھ جاتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، آپ بولیں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! یہ حوصلے اور ہمت کے ساتھ بات سنیں اور جو بات میں کہہ رہی ہوں یہ اُس طرف بھی دل کی آواز ہے لیکن خوشامد کی وجہ سے وہ بات کر نہیں سکتے البتہ اندر سے وہ بھی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ جس قدر اس ملک میں مہنگائی عام ہو گئی ہے، جس طرح یہاں خورد و نوش کی اشیاء پر قیمتوں کو کنٹرول نہیں کیا جا رہا وہ تکلیف اُدھر بھی سینے میں موجود ہے لیکن وہ چونکہ حکومت میں ہیں اس لئے وہ کہہ نہیں پاتے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم حکومت کے انقلابی اقدامات کی تعریف کئے بنا رہ ہی نہیں سکتے۔ آپ نے کہا کہ 100 دن دیکھ لیں جس پر ہم نے کہا دیکھ لیتے ہیں کہ کیا انقلاب اور تبدیلی آتی ہے لیکن نہیں آ سکی۔ پھر آپ نے کہا کہ 300 دنوں کے اندر انقلاب لائیں گے لیکن ہم دیکھتے رہے کہ کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ اب دو سالہ کارکردگی پر بھی اِن کا کوئی انقلاب نظر نہیں آیا۔ عوام مہنگائی کی وجہ سے مَر رہے ہیں اور آپ یہاں بیٹھ کر دو سالہ کارکردگی پر شادیانے بجا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! پوری دنیا میں یہ رواج عام ہے کہ حکومت اور انتظامیہ کا سب سے زیادہ کنٹرول پرائس کنٹرول پر ہوتا ہے اور سب سے آسان راستہ بھی وہی ہوتا ہے۔ آپ کی ابھی تک پرائس کنٹرول کمیٹیاں active نہیں ہیں کیونکہ پنجاب حکومت اور انتظامیہ اس معاملے میں کہیں نظر نہیں آتی۔ آٹے، چینی، پٹرول کا بحران ہو یا سبزیاں مہنگی ہوں تب بھی حکومت کہیں نظر نہیں آتی۔ ان حالات میں اگر آپ مجھے عوام کی آواز اٹھانے پر بھی کرپشن کی داستانیں سنا دیں تو یہ بڑا لمحہ فکریہ ہے۔ ہم یہاں بات کر رہے ہیں کہ عوام کو آٹا نہیں مل رہا اور لوگوں کو مہنگے داموں سبزیاں مل رہی ہیں لیکن آپ مجھے الف لیلیٰ کی داستان سناتے ہیں۔ آپ دو سال بعد بھی پچھلی حکومتوں پر اپنی کارکردگی کو جانچ رہے ہیں۔ اگر compare کرنے کی بات آتی ہے۔

جناب سپیکر! میں بتاتی ہوں کہ ہم 2018 میں پٹرول کی قیمت -/62 روپے پر چھوڑ کر گئے تھے جو آج -/104 روپے ہے۔ اُس وقت ہم دس کلو آٹے کا تھیلا -/320 روپے کا چھوڑ کر گئے تھے جو آج -/480 روپے کا ہے لیکن وہ بھی کہیں نہیں ملتا۔ ہم چینی -/52 روپے پر چھوڑ کر گئے تھے لیکن آج -/100 روپے میں بھی نہیں مل رہی۔ آپ بڑا شور مچاتے ہیں کہ ہم غلط کہہ رہے ہیں۔ یہ عوام کی آواز ہے جسے کتنی دیر تک آپ دبانے کی کوشش کریں گے لیکن یہ دب نہیں سکے گی۔ لوگ بل نہیں دے پا رہے وہ بجلی کے بل ہوں یا گیس کے بل ہوں، لوگ بچوں کی فیسیں

نہیں دے پا رہے اور پرائیویٹ سکولوں نے تو کورونا کے دوران ان میں اتنا اضافہ کر دیا ہے جسے والدین نہیں دے پا رہے۔ لوگوں کی earning آپ نے ختم کر دی، لوگوں کے کاروبار ختم ہو گئے ہیں اور آپ جانتے ہیں کہ کیوں ہوئے؟ ماشاء اللہ 2018 میں پہلے جناب عمران خان آ گئے، اس کے بعد کورونا آ گیا، اس کے بعد بارشیں آ گئیں، اب اس کے بعد ڈینگی بھی آ گیا اور اب سیلاب بھی آ گیا ہے۔ یا اللہ یہ پاکستان کس عذاب میں مبتلا ہے؟ یہ پاکستان کس قسم کے عذاب میں مبتلا ہے؟

جناب سپیکر! پھر ہم یہاں پر کہتے ہیں کہ کرپشن کی باتیں کریں۔ کرپشن کی باتیں کرنی ہیں تو بڑے بڑے نام آئے ہیں جن پر آپ بھی دُم دبا کر بھاگے ہوئے ہیں اور کبوتر کی طرح آنکھیں بند کی ہوئی ہیں۔ پکڑیں انہیں، کیوں نہیں پکڑتے؟ وہاں آ کر آپ کی ساری باتیں ختم ہو جاتی ہیں۔

جناب سپیکر! ہم مہنگائی کا رونا رو رہے ہیں۔ چاروں طرف ہم بات کر رہے ہیں کہ پاکستان ایک زرعی ملک ہے جہاں پر بڑی وافر مقدار میں چیزیں پیدا ہوتی ہیں۔ پاکستان ایک چمکتا اور دمکتا ہوا ستارہ ہے لیکن آٹا نہیں ملتا، چینی نہیں ملتی اور لوگوں کو ضروریات زندگی کی چیزیں بہت مہنگے داموں مل رہی ہیں۔ لوگ آج اپنے گھروں کے کرائے، اپنے گھروں کے یوٹیلٹی بل، اپنی زندگی کی دوسری ضروریات کو پورا نہیں کر پا رہے اور افرا تفری کا جو عالم ہے تو اس کے اوپر معزز ایوان میں حکومت کی دلچسپی دیکھیں کہ یہاں پر کوئی منسٹر موجود ہے؟ سارے بنچز خالی پڑے ہوئے ہیں۔ ظاہری سی بات ہے کہ عوام کی اس تکلیف اور درد کے ساتھ ان کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ ان کو تکلیف اس بات کی ہو گی کہ جب آپ ان سے ان کی دو سالہ کارکردگی کا پوچھیں گے۔ جب آپ ان سے کارکردگی پوچھیں گے تو وہ پچھلی حکومتوں کے اوپر ڈالنے کی کوشش کریں گے یا ان کا ہی رونا روتے رہیں گے۔

جناب سپیکر! گندم کے ہر خوشے کو جلانے کا وقت آ گیا ہے اور یہ وقت موجودہ حکومت نے پاکستان کے اوپر لا کر کھڑا کر دیا ہے۔ یہ صرف عذاب نہیں کھڑا ہوا، یہ صرف عذاب نہیں ہے بلکہ یہ لمحہ فکریہ بھی ان کے لئے آ کر کھڑا ہو گیا ہے۔ یہ کیسی حکومت ہے جو کہیں نظر نہیں آتی۔ آپ انتظامیہ کو دیکھ لیں، لاہور میں چار ہزار جگہوں کے اوپر ڈینگی لاروا locate ہو گیا ہے یعنی ڈینگی لاروا برآمد ہوا لیکن آپ کو کہیں کوئی activity نظر آتی ہے سوائے مال روڈ پر لگائے گئے

چار بورڈز کے۔ بتائیں کہاں کارکردگی ہے کوئی رپورٹ ہی دے دیں۔ منسٹر صاحبہ یہاں آکر بتا دیں کہ ہم ڈینگی کے خلاف کیا کر رہے ہیں، کیا کمیٹیاں بنا دی گئی ہیں اور اس کے اوپر کیا کام ہو رہا ہے؟ صرف مال روڈ کے اوپر چار بورڈز لگا دینے سے آپ ڈینگی کو کنٹرول نہیں کر سکیں گے۔ آپ عوام کو ایک نئی وبا میں مبتلا کر رہے ہیں۔ آپ چار اشتہار لگا دینے سے تحفظ حقوق نسواں نہیں کر سکیں گے۔ چار بینر لگا دینے کے بعد کتنی خوشامد کر لیں گے اور کتنی دیر یہ لوگ گوبر کو گاجر کا حلوہ قرار دیتے رہیں گے؟

جناب سپیکر! پنجاب کے عوام اور پاکستان کے عوام ان کی کارکردگی پر تنگ آئے پڑے ہیں اور یہ شادیانے بجا رہے ہیں جس پر مجھے افسوس ہے۔ اس افسوس کے ساتھ میں آپ سے اجازت چاہوں گی کہ خدا کرے اس ملک کے اوپر سے جلد یہ عذاب ٹل جائے۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: جی، محترمہ عظمیٰ کاردار!

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! شکریہ۔ اپنی معزز بہن کی باتیں سنیں۔ کاش کہ ان کے دس سالوں کی حکومت نے یہاں دودھ اور شہد کی نہریں بہائی ہوتیں تو ہمارے ورثے میں وہی آتیں جنہیں ہم آگے مزید بڑھانے کی کوشش کرتے لیکن افسوس تو یہ ہے کہ پاکستان کی 60 فیصد آبادی کو غربت کی لکیر سے نیچے چھوڑ کر گئے ہیں۔ ہم ان ایوانوں میں کیوں بیٹھے ہیں؟ ہم اس لئے بیٹھے ہیں کہ پاکستان کے شہریوں کی زندگی میں سہولت پیدا کی جائے۔ انہیں تمام حقوق دیئے جائیں، انہیں فوڈ سکیورٹی، انہیں ایجوکیشن کا حق، انہیں صحت کا حق، انہیں پینے کے صاف پانی کا حق اور سکیورٹی کا حق جیسی چیزیں فراہم کرنے کے لئے ہمیں ایوان میں بھیجا گیا ہے۔

جناب سپیکر! پرائس کنٹرول کی بات کروں گی کہ یہ لوگ ہمارے ملک میں کچھ عجیب ریت روایت چھوڑ کر گئے ہیں اور ایسا کلچر چھوڑ کر گئے ہیں کہ جب پٹرول کی قیمت ایک روپیہ بڑھتی ہے تو ہر چیز کی اور ہر necessity کی قیمت بڑھ جاتی ہے لیکن جب ہماری حکومت ایک لٹر پٹرول 117/- روپے سے کم کر کے 75/- روپے پر لے کر آتی ہے تو کوئی کسی چیز کی قیمت میں ایک روپیہ کم کرنے کو تیار نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر! یہاں پر آپ اندازہ کریں کہ کوئی ٹرانسپورٹر، کوئی تاجر، کوئی بزنس کمیونٹی اور نہ ہی کوئی اور تو یہ وتیرہ بن گیا ہے۔ یہ وہ کلچر ہے جسے یہ فروغ دے کر گئے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف
کی طرف سے "یہ حکومت کی ناکامی ہے" کی آوازیں)

جناب چیئرمین: نہیں۔No cross talk۔جی، محترمہ عظمیٰ کاردار!

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! یہاں پر ذخیرہ اندوزی، یہاں پر جو profiteering اور جو black marketing پر اب وزیراعظم جناب عمران خان نے zero tolerance دکھائی ہے اور پہلی دفعہ شوگر مافیا کی طرف سے شوگر کی جو artificial shortage پیدا کی گئی تو اس پر بنائے گئے کمیشن کی رپورٹ کو پبلک کیا۔ پھر وہ مافیا اس رپورٹ کے خلاف سندھ ہائی کورٹ میں چلا گیا کہ اس رپورٹ کو کالعدم قرار دیا جائے لیکن سپریم کورٹ نے اس اپیل کو رد کر دیا۔ اب شوگر کمیشن دوبارہ کام کرے گا اور جو بھی culprits ہیں وہ جب تک کیفر کردار تک پہنچیں گے تب تک ہماری حکومت چین سے نہیں بیٹھے گی۔

جناب سپیکر! جب سے ہماری حکومت آئی ہے مافیاز کے ساتھ firefighting ہو رہی ہے چاہے وہ شوگر مافیا ہو، چاہے وہ گندم مافیا ہو اور چاہے وہ آئل مافیا ہو۔ جدھر دیکھو مافیاز ہیں لیکن اب ان مافیاز کی زندگی ختم ہونے کو ہے۔

(اذان مغرب)

جناب چیئرمین: جی، محترمہ!

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! یہ مہنگائی کی باتیں کرتے ہیں۔ میں انہیں تھوڑا سا یاد دلاتی چلوں کہ ان کے زمانے میں بھی چینی -/140 روپے کلوگرام تک پہنچی تھی۔ آج یہ کسی بھی یوٹیلٹی سٹور پر جا کر۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف
کی طرف سے "جھوٹ، جھوٹ سفید جھوٹ" کی آوازیں)

جناب سپیکر! ٹماٹر -/400 روپے کلو گرام ان کے دور میں تھا۔ یہ حوصلہ رکھیں کیونکہ دس سالوں کا خمیازہ کہیں نہ کہیں تو انہیں بھگتنا پڑے گا۔ ہماری حکومت نے کیا کیا کہ آتے ہی وزیراعظم جناب عمران خان نے 5۔ارب روپے کی یوٹیلٹی سٹور کے لئے سبسڈی رکھی۔ یوٹیلٹی سٹور کارپوریشن جسے یہ گھاٹے میں چھوڑ کر گئے تھے تو آج چار ہزار یوٹیلٹی سٹورز پر وافر مقدار میں چینی موجود ہے جسے جتنی مرضی یہ کہیں -/68 روپے فی کلو گرام ان کے گھر بھجوائیں گے اور جتنا مرضی یہ آٹا کہیں -/800 روپے فی 20 کلو گرام کے حساب سے ان کے گھروں میں تھیلے پہنچائیں گے۔ کسی بھی یوٹیلٹی سٹور پر چلے جائیں وہاں پر دالیں reasonable قیمت پر ملیں گی۔ آئل، چینی اور آٹا کے سٹالز ہماری پنجاب حکومت ہر ضلع میں لگا رہی ہے جہاں سے آپ کو وافر مقدار میں یہ چیزیں ملیں گی۔

جناب سپیکر! Digital Monitoring System ٹال فری ہیلپ لائن PITB کے تعاون سے قائم کر دیا گیا ہے جس میں PM Portal اور CM complaint portal ہے جہاں پر فوری شکایت درج ہوتی ہے۔ گزشتہ دنوں 17 پرائس کنٹرول مجسٹریٹس کو suspend کیا گیا تھا کیونکہ انہوں نے شکایت پر کوئی ایکشن نہیں لیا تھا۔ اب تک ایک لاکھ 17 ہزار ایف آئی آرز درج کی گئی ہیں اور تقریباً 90 ہزار لوگوں کو arrest کیا گیا ہے۔ تقریباً ہر ڈسٹرکٹ میں ہر مارکیٹ میں جا کر پرائس کنٹرول میکنزم بنایا گیا ہے۔

جناب سپیکر! اب ہمارا latest initiative یہ ہے کہ DCs, traders اور تاجر کو ساتھ بٹھا کر مناسب قیمتیں determine کی جائیں۔ یہ ساری کاوش ہماری حکومت کر رہی ہے۔ یہ ہم سے پوچھتے ہیں کہ آپ کی ٹائیگر فورس کہاں ہے، آپ نے اس کی بڑی کہانیاں سنائی ہیں لیکن وہ ہمیں نظر نہیں آتی؟ میں ان کو بتاتی چلوں کہ ہم ٹائیگر فورس کو بھی اس کام کے لئے استعمال کر رہے ہیں۔ وہ پنجاب کے تمام اضلاع میں جا کر ان ذخیرہ اندوزوں کی نشاندہی کرتے ہیں جنہوں نے چینی کی بوریوں کی بوریاں چھپائی ہوئی ہیں، جنہوں نے گندم ذخیرہ کی ہوئی ہے۔ جب وہ ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن کو نشاندہی کرتے ہیں تو ان کے خلاف کارروائی کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر! میں ان کو آخری بات بتاتی جاؤں کہ ہمارا نوجوان پروگرام ہے جس میں ہم یوتھ کو پانچ سے دس لاکھ روپے قرضہ دے رہے ہیں تا کہ وہ گلی محلوں میں چھوٹی چھوٹی یوٹیلٹی شاپس بنائیں اس سے ان کو بھی آمدن ہو گی اور لوگوں کو بھی مناسب قیمت پر اشیاء خورد و نوش مل سکے گی۔ یہ ساری کاوش ہماری حکومت کر رہی ہے۔ اگر اِن لوگوں نے کچھ کیا ہوتا تو ہم آج ان مافیاز کے ساتھ daily fire fighting نہ کر رہے ہوتے۔

جناب سپیکر! ہم انشاء اللہ تعالیٰ ان مافیاز کو پوری طرح سے defeat کریں گے اور لوگوں کو ان کے حق دلوائیں گے یہی پی ٹی آئی، وزیر اعظم جناب عمران خان، وزیر اعلیٰ جناب عثمان احمد خان بزدار کی حکومت کا manifesto اور وژن ہے۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: جی، جناب محمد وارث شاد!

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! شکریہ۔ آج کا issue تو مہنگائی ہے لیکن اس پر بات کرنے سے پہلے میں آپ کی اجازت اور آپ کی وساطت سے اپنے ذاتی دکھ کو پنجاب حکومت کو بتانا چاہوں گا کیونکہ پوائنٹ آف آرڈر پر وقت مل نہیں سکتا۔

جناب سپیکر! ایک معزز ممبر نے اس کا ذکر بھی کیا تھا۔ آج تین دن سے میرے خوشاب میں موسلا دھار بارش ہو رہی ہے جس سے خوشاب اور چکوال روڈ مکمل طور پر بند ہو چکی ہے۔ میانوالی سرگودھا روڈ بند ہو چکی ہے۔ پہاڑوں سے پانی بہت تیزی سے آ رہا ہے۔ اوپر سے دریا اتنی سپیڈ سے نہیں آ رہا ہے جتنی سپیڈ سے رود کوہی آ رہی ہے جسے ہم اپنی زبان میں ہڑ کہتے ہیں۔ نیچے بھی بارشوں نے تباہی مچادی ہے really Havoc create کر دی ہے۔

جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں ریلیف کمشنر، چیف سیکرٹری اور وزیر اعلیٰ پنجاب کی توجہ اس طرف دلاؤں گا کہ مہربانی کر کے خوشاب کے لوگوں کی مدد کے لئے پہنچیں، ان کا سروے کریں اور ان کو امداد پہنچائیں۔ مجھے ابھی بھی ٹیلیفون آ رہے تھے کہ لوگ پانی میں پھنسے ہوئے ہیں۔ بڑے بڑے شہروں کو میڈیا بھی بہت زیادہ دکھاتا ہے لیکن اس وقت تک خوشاب کا کوئی پرسان حال نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے پنجاب حکومت کو کہنا چاہتا ہوں کہ شاید کہ اتر جائے تیرے دل میں میری بات۔ اگر کچھ ہو سکتا ہے تو خوشاب کو بچالیں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر! میں اب مہنگائی کی طرف آؤں گا۔ میرے کہنے سے کچھ ہو سکتا ہے اور نہ ادھر سے جو آوازیں آرہی ہیں وہاں سے کچھ ہو سکتا ہے۔ جب مارکیٹ میں نکلیں گے تو جو زبان زد عام ہے اس کا پتا چل جائے گا۔ ایک شعر ہے کہ:

آپ ہی اپنی اداؤں پہ ذرا غور کریں
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہو گی

جناب سپیکر! مجھے یہ بات سمجھ نہیں آتی کہ یہ دو سالہ جشن کیوں منایا جارہا ہے؟ ہمیں اس پر اعتراض نہ ہوتا اگر اس میں کچھ تھوڑا سا جواز ہوتا۔ میرے خیال میں انہیں آج قوم سے معذرت کے ساتھ یہ کہنا چاہئے تھا کہ آپ نے آج تک جو دکھ اٹھانے تھے اٹھالئے ہم اگلے تین سالوں میں اس کو main line پر لانے کی کوشش کریں گے۔

جناب سپیکر! میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ مہنگائی ہوئی کیوں ہے؟ آپ ہر چیز میں دیکھیں، دوائیوں میں 200 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ ایک صاحب مہنگائی کر کے چلے گئے اور ملٹی نیشنل کمپنی کے ساتھ سارا کچھ ہو گیا، اس بات کو چھوڑیں۔ چینی میں کیا ہوا، گندم میں کیا ہوا میں ان باتوں کو نہیں کرتا لیکن مسئلہ یہ ہے کہ جب سے ہم آئی ایم ایف پروگرام میں گئے ہیں، اس میں جانا کوئی گناہ نہیں ہے، وہاں سے قرضہ لینا کوئی گناہ نہیں ہے کیونکہ وہ بنا ہی اس لئے ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! آپ جناب وارث شاد کو disturb کر رہے ہیں۔ Order in the House

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میری جرأت نہیں ہے کہ میں ان کو disturb کروں یہ ہمارے بڑے ہیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! اگر چھوٹے گستاخی کر بھی لیں تو میں mind نہیں کرتا۔ مسئلہ یہ ہے کہ ہم نے پہلے کہا کہ ہم نے آئی ایم ایف میں نہیں جانا، ہم پھر بھی چلے گئے لیکن دیر سے گئے۔ ہم نے صرف آئی ایم ایف سے پروگرام نہیں لیا بلکہ آئی ایم ایف کو پاکستان دے دیا۔ سٹیٹ

بنک، ایف بی آر اور وزیر خزانہ کی پالیسیوں نے آج مہنگائی کر کے ہماری قوم کا حشر کر دیا ہے۔ وہ تین لوگ ہیں جو آپ کے سامنے بیٹھے ہیں۔ ہمارے دور میں 6 فیصد interest rate تھا، آپ کو بھی پتا ہے اور کوئی deny نہیں کر سکتا کہ یہ 14 فیصد پر خود لے کر گئے۔

جناب سپیکر! آپ کو پتا ہے کہ 2017 میں جب میاں محمد نواز شریف تھے اس وقت ڈالر کی قیمت -/116 روپے تھی اور 2018 میں جب جناب شاہد خاقان عباسی وزیر اعظم تھے تو اس وقت ڈالر 122 پر تھا لیکن یہ اس کو -/165 روپے تک لے گئے۔ ہمارے دور میں inflation rate 4 percent سے اوپر نہیں گیا لیکن ان کے دور میں مہنگائی 17 فیصد تک گئی، 16 فیصد پر گئی اور ابھی 14 فیصد کی projection ہے۔ ہمیں تکلیف تب ہوتی ہے جب جشن منایا جاتا ہے اور یہ کہا جاتا ہے کہ ہم نے ملک کو صحیح لائن پر ڈال دیا ہے حالانکہ انہوں نے ہمارا حشر کر دیا ہے۔ گندم باہر سے منگوائی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر! میں بھی زمیندار ہوں اور آپ بھی زمیندار ہیں یہ گندم باہر سے کیوں منگوائی جا رہی ہے؟ ہم -/125 روپے میں DAP خریدتے تھے all of a sudden جب بجائی کا موسم آیا سبسڈی ختم کر دی گئی اور جب ایک ایک ہزار روپیہ دینا پڑا تو میں نے بھی اور آپ نے بھی فی ایکڑ بوریاں کم کر دیں اس کا اثر یہ ہوا کہ yield کم ہو گئی۔ کسی زمانے میں ہوتا تھا کہ ہم گندم باہر سے منگواتے تھے لیکن یہ ملک خود کفیل ہو گیا تھا۔ آج وہ وقت پھر آ گیا اور یہ شرم کا مقام ہے کہ آج ہم گندم امپورٹ کر رہے ہیں حالانکہ ہم agrarian country ہیں۔ ہمارے پاس چینی کا 50 میٹرک ٹن سٹاک پڑا تھا اور ہم نے ایک طرف 11۔ ارب سبسڈی دے دی۔ سبسڈی دینا گناہ نہیں ہے لیکن اصل مسئلہ یہ ہے کہ وہاں سبسڈی دی کیوں؟ جب آپ کے پاس باہر بھیجنے کے لئے چینی ہے ہی نہیں تو آپ نے چینی باہر کیوں بھیجی؟ آج چینی کا ریٹ -/105 روپے فی کلو ہے اور آپ چینی امپورٹ کر رہے ہیں۔ آپ نے پوری economy کا حشر کر دیا۔ GDP growth، میں کیسے شادیانے بجاؤں کہ دو سال میں صحیح رستے پر ڈال دیا۔ ہم GDP growth 5.8 پر چھوڑ کر گئے تھے اور یہ پہلے سال 1.9 پر لے آئے اور آج اس سال میں جی ڈی پی 0.04 فیصد پر آ گئی ہے جب سے پاکستان بنا ہے، since the inception of Pakistan پہلی دفعہ جی ڈی پی گروتھ پاکستان کی minus میں چلی گئی ہے۔

جناب سپیکر! یہ میں تو نہیں کہہ رہا یہ تو آپ کے statistics کہہ رہے ہیں، آپ کا شماریات کا محکمہ کہہ رہا ہے۔ آپ کے ملک میں حالت یہ ہے GDP growth rate minus میں چلا گیا ہے۔ آپ کے پاس گندم نہیں ہے وہ باہر سے منگوا رہے ہیں۔ آپ کی مہنگائی سے لوگ کراہ رہے ہیں چاہے کوئی بھی وجہ ہو۔ آپ نے بلدیاتی ادارے ختم کر دیئے کیوں ختم کئے ؟وہ آپ کے پاس ایک فوج تھی 60 ہزار کی ایک field force تھی آپ نے مارکیٹ کمیٹیاں ختم کر دیں اور آپ نے پرائس کنٹرول کمیٹیاں بھی ختم کر دیں۔ آپ نے ہر چیز مافیا کے حوالے کر دی اور مافیا کوئی smuggling کر رہا ہے کوئی پتا نہیں کیا کیا کر رہا ہے جو کوئی جتنی بڑی کرپشن کرتا ہے جتنا بڑا مافیا ہے اس کو آپ اس سے بڑا عہدہ دے دیتے ہیں اور اس کو ساتھ والی کرسی پر بیٹھا دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں نے رپورٹ منگوالی ہے۔

جناب سپیکر! میں نے پہلی دفعہ رپورٹ منگوالی ہے اسی طرح جس طرح UNO میں کشمیر دے دیا، 5۔ اگست کو کشمیر حوالے کر دیا اور کہا کہ میں نے تقریر کر دی۔ کیسی تقریر کی ہے ؟

جناب چیئرمین: جی، please wind up کیجئے گا۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! تو یہ حالات ہیں۔ میرے آخر میں یہ الفاظ ہیں کہ خدارا جب میر کارواں کے دل سے ضیاع کا احساس چلا جاتا ہے پھر قافلہ کہیں نہیں پہنچ سکتا۔

جناب سپیکر! میں یہ کہتا ہوں کہ کم از کم realization ہی آجائے۔ ابھی بھی سن لیں کہ آپ کی حکومت نے دو سال میں تباہی کر ڈالی ہے اس کو evaluate کریں اور اس کو evaluate کر کے اپنی خامیاں اور کوتاہیوں کو دیکھیں اور سیکھیں پھر اس کے بعد حکومت کریں۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، محترمہ شاہینہ کریم!

محترمہ شاہینہ کریم: جناب سپیکر! شکریہ۔ مہنگائی کا مسئلہ ایسا ہے جو ایک غریب آدمی، مڈل کلاس اور 90 فیصد پاکستانیوں کا مسئلہ ہے اور شاید یہ گھر گھر کا مسئلہ ہے۔ ہمیں یہ بات تسلیم کرنی چاہئے کہ مہنگائی کا ایک جن ہے جو بوتل سے باہر آیا ہے۔ ہمیں اس کو کنٹرول کرنے کے لئے یہاں پر تجاویز دینی چاہئیں۔ ہمیں point scoring نہیں کرنی چاہئے کیونکہ یہ ایک سنجیدہ ایوان ہے اور سنجیدگی کا عالم تو ویسے ہی نظر آرہا ہے یہاں اس topic پر کتنے ممبران موجود ہیں لیکن جتنے موجود

ہیں وہ تو سنجیدگی سے اس بات پر غور کریں اور آئندہ کے لئے گورنمنٹ کو اور ہمیں اس کے لئے تجاویز دیں۔

جناب سپیکر! میں یہ کہوں گی کہ governance کے problems ہیں اس پر بہت زیادہ strict ہونے کی ضرورت ہے۔ جیسے ذخیرہ اندوزی، جو دکاندار ریٹ لسٹ نہیں لگاتے ان پر strictness کی ضرورت ہے۔ جب ملز چینی دیتی ہیں تو وہ اپنے بلز نہیں دیتی۔ جب میں نے جا کر دکانداروں پر چینی کا ریٹ چیک کیا تو وہ -/90 یا -/95 روپے پر بیچ رہے ہیں تو انہوں نے کہا کہ ملز والے ہمیں چینی -/88 روپے میں دے رہے ہیں تو میں نے انہیں کہا کہ ہمیں مل کا بل دکھایئے اور جب بل نہیں دکھایا تو اس کا مطلب ہے کہ یہ دکانداروں اور مل مالکان کی کوئی underhand game ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر! میں اپنی گورنمنٹ کو suggest کروں گی کہ وہ اس پر اپنا چیک رکھے اور اپنی governance کو strict کریں۔ ہمیں اس کے لئے short term اور long term پالیسی بنانے کی ضرورت ہے تو short term کے اندر ہمیں اپنے governance کے problems کو حل کرنے اور targeted سبسڈی دینی ہے جو ہم utility stores پر سبسڈی دے رہے ہیں وہ بہت عمدہ ہے اور بہت لوگ اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں لیکن میں نے یہ دیکھا کہ کچھ لوگوں نے اس کو کاروبار بنا لیا ہے کہ وہ وہاں سے چینی -/68 روپے کی خرید کر دکانوں پر -/80 سے -/90 روپے کی بیچ دیتے ہیں۔ ہمیں اسے بھی کنٹرول کرنے کی ضرورت ہے اور ہماری گورنمنٹ کو اس پر بھی توجہ دینے کی ضرروت ہے۔ بہتر ہے کہ اگر ہم targeted سبسڈی دیں تو ہمارے پاس احساس پروگرام کا ڈیٹا موجود ہے، ہم سوشل ویلفیئر کو اس میں استعمال کر سکتے ہیں۔ ہم غریب لوگوں کی فہرستیں حاصل کریں اور پھر ان کو targeted سبسڈی دی جائے۔ ساتھ ہی ہمیں اس پر long term effect حاصل کرنے کے لئے اور مہنگائی کو کنٹرول کرنے کے لئے long term suggestions دینی ہیں اس میں آبادی کنٹرول ایک عنصر ہے۔ آبادی ایک ایسا blast ہے جو ہمارے تمام وسائل کو کھا جاتا ہے اور ایک ایسی آبادی جس کی تعداد تو بڑھ گئی لیکن اس میں استعداد نہ بڑھی اور ہم نے اس کے اندر character building نہیں کی، ہم نے ان کی capacity building نہیں کی تو ایسی آبادی جو ہوگی اس میں per capita income کم ہوگی۔ شاید

ہمارے ملک میں اجناس کی قیمت اتنی زیادہ نہیں ہے لیکن عوام میں قوت خرید نہیں ہے تو ہماری گورنمنٹ per capita income، عوام کی کردار سازی اور capacity building پر انشاءاللہ کام کر رہی ہے اور یہ وہ معاملات ہیں جن کو ہم سمجھ رہے ہیں۔ Long term کا affect ذرا دیر سے نظر آئے گا تو اس پر ہماری گورنمنٹ کام کر رہی ہے۔

جناب سپیکر! اس کے ساتھ میں suggest کروں گی کہ یہ پرائس کنٹرول اتنا اہم topic ہے کہ اس پر ہماری ایک پارلیمانی کمیٹی بنائی جائے جو اس گورنمنٹ کو suggestions دے، اس میں دونوں side کے لوگ موجود ہوں اور میں اس کو strongly suggest کروں گی۔ بہت شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! آپ بولیں اور اگر نہیں بولنا تو کسی اور کو ٹائم دے دیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! شکریہ۔ مہنگائی اتنی ہے اور on the floor of the House جو باتیں سنی ہیں۔ میں مختصر سی بات کروں گا چونکہ میرے colleagues کا کافی پریشر ہے کہ انہوں نے بھی بات کرنی ہے۔ on the floor of the House وہ بھی جھوٹ اور سفید جھوٹ بولا گیا۔ ابھی ایک ممبر صاحبہ نے چینی کی قیمت پر جھوٹ بولا تو انہیں خدا کا خوف نہیں آیا جھوٹ بولتے ہوئے۔ آج آپ دیکھیں کہ utility store کا ذکر کیا گیا تو utility store کا حال یہ ہے کہ آج وہاں پر اتنی ہلکی کوالٹی کی اور اتنی under material ناقص دالیں مل رہی ہیں، وہاں پر ناقص سامان مل رہا ہے۔ آج وہاں پر کوئی معزز شہری اور ضرورت مند جا کر سامان خریدنے کو تیار نہیں ہے utility store کا اس وقت یہ حال ہے۔ ایک وقت وہ تھا کہ جب میاں محمد نواز شریف کا دور تھا جب utility store پر سامان اعلیٰ کوالٹی کا سامان ملتا تھا اور آج وہاں پر جانے کو کوئی تیار نہیں ہے۔ مافیا کی بات ہوئی مافیا تو آپ کے اے ٹی ایم ہیں جو وزیراعظم پاکستان کی اے ٹی ایم مشین ہے وہ جہانگیر ترین ہے۔ وہ مافیا جنہوں نے اس ملک کو لوٹا اور آج آپ کہہ رہے ہیں کہ اس پر ایک کمیٹی کی رپورٹ منگوالی۔ بتائیں کہ کارروائی کیا کی اور ان کے خلاف کیا اقدامات ہوئے؟ میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں اگر آپ دو تین منٹ دے دیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین: جی، order in the House.

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ کی مہربانی، آپ نے مجھے تو جناب محمد وارث شاد سے لڑوانے کی کوشش کی لیکن میرے تو وہ سینئر ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! آپ یہ serious allegation چیئر پر لگا رہے ہیں یہ mischievous ہے (قہقہہ)

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! .I am sorry، بات یہ ہے کہ میں جس علاقے سے زمینداروں اور کسانوں کا representative ہوں۔ آپ دیکھیں کہ زمینداروں کی پچھلے دنوں جو دو مہینے پہلے جیب کاٹی گئی وہ اس طرح کہ آج جس میرے سینئرز دوستوں نے بتایا کہ وہ گندم جو میرے زمیندار کسان سے -/1400 روپے میں خریدی گئی جو ان کے گھروں میں چھاپے مار کر زبردستی طریقے سے ان سے گندم چھینی گئی۔ آج وہ گندم -/2000 روپے سے لے کر -/2200 روپے تک کھلی مارکیٹ میں مل رہی ہے۔ اس سے بھی بڑا ظلم یہ ہے کہ پاکستان جو گندم کو export کرنے والا ملک تھا جہاں سے گندم برآمد ہوتی تھی، اس ملک سے گندم بھیجی جاتی تھی آج اس ملک میں بدقسمتی ہے۔ وزیراعظم پاکستان اور پی ٹی آئی کا ایجنڈا ہے کہ انہوں نے ہر چیز کو ڈبو کر جانا ہے۔ آج یہ دیکھیں کہ اربوں روپے کی سبسڈی دے کر، اربوں روپے کا سرمایہ گندم import کرنے میں ضائع کیا جا رہا ہے۔ اگر میرے کسان کو گندم کا وہی ریٹ دیا جاتا تو آج میرا کسان اور زمیندار خوشحال ہوتا۔ وزیراعظم دو چار مہینے بعد آجاتے ہیں اور آکر سکرین پر کہتے ہیں کہ گھبرانا نہیں، پھر کہتے ہیں کہ گھبرانا نہیں۔ ہن سانوں گھبرالین، دیھو ہن ساڈی بہت ہوگئی۔ دو سال گزر گئے، آپ دیکھیں کہ پٹرول سستا کیا، ڈیزل سستا کیا تو وہ مارکیٹ میں ناپید ہو گیا اور یہ بتاتے ہیں ابھی ایک جھوٹ اور بولا گیا ہے کہ انہوں نے کروڑوں روپے کا جرمانہ کیا۔

جناب سپیکر! اُن 21,22 کمپنیوں کو 4 کروڑ روپے کا جرمانہ on record ہے اور جب -/25 روپے کا ڈیزل اور پٹرول میں اضافہ کیا گیا تو اُن مافیا کو اربوں روپے کا فائدہ اس پی ٹی آئی کی گورنمنٹ نے پہنچایا یہ قابل شرم بات ہے۔ اب ہماری عوام کیا کرے؟ اب بس ہو گئی ہے، اب خدارا جیسے ڈاکٹر صاحبہ نے بڑی positive بات کی میں اُن کو appreciate کرتا ہوں۔ ان میں سچ بولنے والے لوگ بھی موجود ہیں۔ اب ایسے initiative کی ضرورت ہے کہ خدارا خدارا اب

عوام کی بس ہو چکی ہے، اب میرے زمیندار کسان کی بس ہو چکی ہے، اب سکت نہیں رہی اب ایسے initiatives لیں۔ یہاں پہلے 100 دن کا initiative آیا، پھر تین مہینے کا initiative آیا، پھر سال کا initiative آ گیا، اب اور کدھر جائیں؟ مہنگائی اتنی بڑھ چکی ہے کہ غریب آدمی غربت میں پس چکا ہے جو سفید پوش ہے اُسے بیٹھنے کی جگہ نہیں مل رہی۔ اب جس طرح سے گھنٹیاں بج رہی ہیں میں اپنی بات کو اسی فکرے پر wind up کروں گا چونکہ میرے colleagues نے بات کرنی ہے میں یہ ایک پیغام دینا چاہتا ہوں کہ خدارا خدارا بس کر دیو، جھوٹ بولنا بند کر دیو۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، Order in the House جناب محمد ارشد ملک! شکریہ

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! یہ جو پاکستان کی، پنجاب کی عوام ہے اس کے ساتھ ستم بند کر دیں اور انہیں ریلیف دیں،۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: جی، محترمہ شاہدہ احمد!

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! شکریہ۔ آج آپ نے مجھے مہنگائی جیسے حساس ایشو پر بولنے کا موقع دیا۔ مہنگائی کا لفظ اپوزیشن سے لے کر میڈیا تک میں آتا ہے، میڈیا سے لے کر عام عوام میں آ رہا ہے اور مہنگائی ایک ایسا لفظ بن گیا ہے کیونکہ کسی کو حکومت کا کوئی بھی ایشو نہیں مل سکا تو انہوں نے ایک لفظ مہنگائی کو highlight کرنا شروع کر دیا ہے تاکہ لوگ اس طرف آ جائیں کہ بہت مہنگائی ہے۔ مہنگائی کو ایک جن کی شکل، ایک بھوت کی شکل دے دی گئی ہے جبکہ مہنگائی کے اس ایشو کو میں سمجھتی ہوں کہ یہ ایک بہت حساس ایشو ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ حکومت اور ایڈمنسٹریشن کا کردار اس میں بالکل clear ہے حکومت اور ایڈمنسٹریشن اس ایشو کو solve کرنے کے لئے اپنی حتمی کوشش کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! دیکھنا یہ ہے کہ یہ مہنگائی جو بڑھ رہی ہے اس کی اصل وجہ کیا ہے؟ یہاں پر بڑے شہروں کے جتنے بھی بڑے سٹوز ہیں وہاں پر اگر کوئی جاتا ہے وہ امیر جاتا ہے اور وہ امیر وہاں جا کر یہ نہیں دیکھتا کہ کتنی قیمت کی اشیاء مل رہی ہے وہ اُس چیز کے معیار پر جاتا ہے اُس کی پرائس پر نہیں جاتا وہ معیار کو دیکھتے ہوئے اُس کی زیادہ قیمت ادا کر دیتا ہے جس سے سٹور کو کوئی فرق نہیں

پڑتا لیکن جبکہ جو ہمارے backward areas میں چھوٹے سٹورز بنے ہوئے ہیں جیسا کہ جب سے کورونا کی وبا آئی ہے لوگوں نے اپنی ریڑھیوں پر جہاں پر وہ رومال بیچتے تھے بنیان بیچتے تھے۔۔۔

جناب چیئرمین: محترمہ! Wind up کیجئے گا۔ ٹائم تھوڑا ہے speakers زیادہ ہیں۔۔۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! اب اُن ریڑھیوں والوں نے فروٹ رکھنے شروع کر دیئے ہیں، سموسے بیچنے شروع کر دیئے ہیں، جلیبیاں بیچنی شروع کر دی ہیں اور سبزیاں بیچنی شروع کر دی ہیں

جناب چیئرمین: محترمہ! شکریہ۔ جی، سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! آپ پہلے جناب رمیش سنگھ اروڑا کو ٹائم دے دیں۔

جناب چیئرمین: سید حسن مرتضیٰ پہلے آپ بات کر لیں پھر میں اُن کو ٹائم دے دوں گا۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! میں ابھی بات کر رہی تھی۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ! آپ کا بات کرنے کا ٹائم پورا ہو گیا ہے۔ بہت شکریہ۔ جی، سید حسن مرتضیٰ! آپ بولیں۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! آپ نے مجھے issue discuss نہیں کرنے دیا جگہ جگہ ریڑھیاں لگ رہی ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ سید حسن مرتضیٰ! اب بات کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! بہت شکریہ! انہاں نوں دس دیو اُوہ expire ہو گئے نیں اُنہاں دا ٹائم گزر گیا اے۔

جناب چیئرمین: نہیں not like this please آپ نے بولنا ہے۔ ہاؤس کو input دینی ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! شکریہ۔ بہت مہربانی مینوں اک بڑے اہم ایشو تے بولنا دا موقع دتا اے۔ جس دن دی ایہہ حکومت آئی اے پرائس کنٹرول دے حوالے نال بڑے بُرے حالات نیں۔ ساڈی گزارش ایہہ ہے کہ پہلے پرائس کنٹرول کمیٹیاں ہوندیاں سن اوہ کارروائی کردیاں سن اور کجھ پرائس کنٹرول رہندی سی لیکن شاید ایہہ حکومت کمیٹیاں دے بالکل ای مخالف اے ہاؤس دی کمیٹیاں آج تک نیں بنیاں پرائس کنٹرول کمیٹیاں کتھوں بننیاں نیں۔

جناب سپیکر! ہاؤس دیاں کمیٹیاں اتنیاں ضروری نیئں کے انہاں توں بغیر ہاؤس مکمل نیئں ہوندا۔ اسیں اج تک اُوہ بنان وچ کامیاب نئیں ہو سکے۔ پرائس کنٹرول کمیٹیز دے حوالے نال اگر دیکھیے تے ساڈے ضلع وچ کسے نوں کوئی پتا نئیں ڈی سی نوں وی نئیں پتا کہ پرائس کنٹرول کنے کرنی اے۔ محکمہ زراعت والیاں دا دل کر داا ے تے اُوہ ٹُر پیندے نیں، محکمہ مال والیاں دا دل کر دا اے تے اُوہ ٹُر پیندے نیں۔ ہزار روپے والی چھوٹی جئی چھابڑی والا بیٹھا اے اُوہنوں دو ہزار روپیہ جرمانہ کر چھڈ دے نیں کوئی پُچھن والا نئیں اے۔ کوئی گورننس نئیں۔ کوئی کسے شے دا تھلے گراؤنڈ تے کج نظر نئیں آندا بلکہ مافیاز جنہاں دا ذکر جناب عمران خان وی کر چکے نیں اُوہ مافیاز ساڈی پرائس کنٹرول کر رہے نیں، اُسدا جیندا جاگدا ثبوت ایہہ کہ اک رات وچ -/25 روپے تیل دا ریٹ ودھا دیندے نئیں تے بالکل ہر چیز صبح عام لبھن لگ پیندی اے، پٹرول شارٹ اے، ڈیزل شارٹ اے اور نہ ہی کوئی شے شارٹ اے۔ اُوہ مافیاز جیڑے نئیں جنہاں دے اگے جناب عمران خان صاحب کیندے سن کہ میں کھلو جاواں گا میں اُوہناں دا گریبان بھڑ لاں گا، اُنو اوہناں دے اگے لمبے پے گئے نئیں اور خاص کر کے۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین: سید حسن مرتضٰی! ایسے نہیں آپ پرائس کنٹرول پر بات کریں۔

سید حسن مرتضٰی: جناب سپیکر! ایہہ ہن کنے پچھیا اے کہ ایہہ کی بات ہوئی؟

جناب چیئرمین: سید حسن مرتضٰی! آپ پرائس کنٹرول پر بات کریں۔

سید حسن مرتضٰی: جناب سپیکر! ایہہ حقیقت اے، میں حقیقت دس رہیاں ہاں، اوہنوں کینویں میں دساں کہ ایہہ کیویں گل اے۔ میں دس رہیاں ہاں کہ ایس ملک وچ دو مہینے تک پٹرول نئیں ملیا کسے نے پچھیا کہ ایہہ کی گل اے۔ کوئی بندہ نئیں بولیا، دو مہینے پٹرول نئیں ملیا دانستہ طور تے shortage کر کے مرضی دے نال اُسدے ریٹ ودھائے گئے نئیں، یکم تاریخ توں دو دن پہلے ریٹس مافیاز دے کہن دے اُتے ودھائے گئے نئیں اور اگر اسیں کہہ دیئے کہ لمبے پے گئے نیں تے کہندے نیں ایہہ کی ہویا۔ ایہہ ہویا کہ میری جیب تے ڈاکا پیا اے مینوں پتا اے کہ تیل مہنگا ہویا اے تے کون لُٹا گیا اور کون اسدا beneficiary اے۔

جناب سپیکر! سانوں پچھن دا کوئی حق نئیں اے، کیا میں جیہڑے ایتھے سوال کراں کہ چینی دے اُتے جہیڑا ڈاکہ پیا اے تہڈے بنائے ہوئے کمیشن نئیں کہیا اے کہ فلاناں آدمی ڈاکو اے اُس ڈاکو نوں safe exit نئیں دتا گیا انہوں ملک وچوں نئیں نسایا گیا؟ اُہ آج انگلینڈ دے وچ عیاشیاں نئیں کر رہیا اے فیر میں کینویں ناآکھاں کہ تُسی مافیاز دے اگے لمبے پے گئے جے۔

جناب سپیکر! آٹے دے معاملے وچ ویکھ لو آٹے دے اُتے ساڈے نال کی ہویا جدوں گندم خریدن دا ٹائم سی ساڈے کولوں -/1400 روپے من گندم لی گئی اور آج اُوہ ای گندم -/2700، -/2800 روپے من سانوں واپس مل رہی اے کیا میں ناں پُچھا کہ تُسی لمبے نئیں پئے جے۔ حکومت بالکل مافیاز دے اگے لیٹ گئی جئے آج مافیاز دا راج اے۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین: جی، اپنی بات جاری رکھیں۔

سید حسن مرتضٰی: جناب سپیکر! سندھ وچ وی کجھ ہوئے گا بی بی جا کہ پُچھ لے میں پنجاب دی گل کر ہیاں ہاں۔ ایہہ اُوہ پنجاب اے جیہڑا food basket ہندا سی اج اسیں در بدر ہوئے ہوئے ہاں۔ اج ساڈے کول چینی کوئی نئیں، ساری قوم نوں شوگر کر دتی اے تے شوگر short کر دتی نئیں۔ شوگر دُکاناں توں ملدی کوئی نئیں، قوم ساری شوگر ٹیسٹ کرواندی پھر دی اے اگر تُسیں ایتھے بہتر گورننس چاہندے ہو تے اہل لوگاں نوں لاؤ۔ اہل لوگ ہون گے، نالائقاں توں نااہلاں توں جان چھڑاؤ گے تے بہتری آئے گی وگرنہ ممکن نئیں اے اور جس طریقے نال ایہہ ہی گلاں کر رہے نیں ایہہ بالکل ممکن نئیں اے۔

جناب چیئرمین: اجلاس کا وقت چار منٹ بڑھایا جاتا ہے۔

سید حسن مرتضٰی: جناب سپیکر! میرے ایہہ جیہڑے گنتی دے دو چار دوست بیٹھے نئیں بجائے ایس گل دے کہ ایہہ مینوں criticize کرن ایہہ صبح سبزی لین چلے جاون۔

جناب سپیکر! میں چودھری اختر نوں گزارش کراں گا اوہ ایتھے بیٹھے نئیں۔ اینہاں نوں صبح سبزی لین بھیجو تاکہ اینہاں نوں پتا چلے کہ سبزی تے گوشت دا کی حال اے۔ اللہ نہ کرے اللہ سب نوں صحت دیوے تسی اک مہینہ اسمبلی دیاں دوایاں بند کرواکے ویکھو تاکہ اینہاں نوں پتا چلے

کہ دوائیاں 500 فیصد مہنگیاں ہو گیاں نیئں تے اینہاں نوں کوئی پچھن والا نیئں اے۔ اوہ وی کنٹرول مافیاز دے کول اے۔ مافیاز نے دوائیاں دی قیمتاں ودھایاں نیں۔

جناب سپیکر! میں ناں نیئں لواں گا کیونکہ فرتسی کہنا اے اک بندے دا کزن امریکہ وچ بہہ کے صوبہ خیبر پختونخوا چلا ریا اے۔ میں ناں نیئں لیا لیکن جناب نوں پتا اے۔ اگلے دن وی بیٹھیاں گل ہوئی سی کہ اوہ کند اکزن اے۔ اوہنے 500 فیصد دوائیاں مہنگیاں کر دتیاں نیئں۔ ڈاکٹر ظفر کہ پتا نیئں کی اوہنداناں سی جیہڑا ماسک تے سینیٹائزر وچ ٹیکہ ٹھوک کے چلا گیا۔

جناب سپیکر! میں اوس ویلے وی جناب نوں ایہہ عرض کر داساں کہ ایس ملک دی باگ دوڑ اوہناں نوں نہ پھڑاؤ جنہاں دے بچے وی ملک توں باہر نیئں، جنہاں دے گھر وی ملک توں باہر نیئں، جنہاں دیاں جائیداداں وی ملک توں باہر نیئں۔ (شور وغل)

MR CHAIRMAN: Order in the House.

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اینہاں نوں آکھو کہ کوئی خدا دا خوف کھاون۔ ایہہ مجبور کر رہے نیئں کہ میں زلفی بخاری داناں لواں۔

جناب چیئرمین: سید حسن مرتضیٰ! آپ اپنی speech wind up کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں ڈاکٹر ظفر داناں لواں۔ ایہہ مجبور کر رہے نیئں کہ میں کہواں کہ اینہاں دی اک زنانی آئی سی اوہ وی چھڈ کے چلی گئی اے۔

جناب چیئرمین: سید حسن مرتضیٰ! آپ اپنی speech wind up کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں جدوں کہہ ریاں آں کہ میں ناں نیں لینداں۔ اینہاں ضرور میرے منہ وچوں ناں کڈھانے نیئں۔ میں ہن ناں نیئں لے ریا تہاڈے وزیر اعظم دے بچے وی باہر پڑھ رہے نیئں اونہاں داوی پاکستان وچ کوئی stake نیں اے۔

جناب چیئرمین: سید حسن مرتضیٰ! آپ اپنی speech wind up کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اونہاں دا کچن چلان والا وی باہر پھر دا پیا جے تے اوہ وی پاکستان توں نس گیا جے۔ پاکستان نوں لٹ کے لے گیا جے۔ ایہہ مینوں مجبور کر دے نیں ورنہ کی میں اج تک کدی علیمہ خان داناں لیا اے تے اوہدی New Jersey دیاں جائیداداں داناں لیا اے، میں

کدی NRO تے کدی دبئی دیاں جائیداداں داناں لیا اے، میں کسی داناں نئیں لے ریا لیکن ایہہ مینوں مجبور کر رہے نیں؟

جناب چیئرمین: سید حسن مرتضیٰ! آپ کا بہت شکریہ۔ اب محترمہ کنول پرویز چودھری اپنی بات کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اگر ایہہ غریب دے منہ وچوں نوالہ کھون گے تے۔۔

جناب چیئرمین: سید حسن مرتضیٰ! آپ کا بہت شکریہ۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں اینہاں دے روّیے دی وجہ نال احتجاجاً ایوان توں واک آوٹ کرناں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر سید حسن مرتضیٰ احتجاجاً واک آوٹ کرکے ایوان سے باہر چلے گئے)

جناب چیئرمین: جی، اب محترمہ کنول پرویز چودھری اپنی بات کریں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! سید حسن مرتضیٰ پارلیمانی لیڈر ہیں اور وہ واک آوٹ کر گئے ہیں لہٰذا ان کو منانے کے لئے آپ کسی معزز ممبر کو بھجوائیں۔

جناب چیئرمین: رانا محمد اقبال خان! آپ اور جناب محمد ارشد ملک کو منا کر لے آئیں۔ جی، محترمہ!

(اس مرحلہ پر معزز ممبران رانا محمد اقبال خان اور جناب محمد ارشد ملک
معزز ممبر سید حسن مرتضیٰ کو ایوان میں واپس لانے کے لئے باہر گئے)

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! حکومتی بنچز کی طرف سے بہت ساری باتیں سامنے آئی ہیں تو مجھے ایک شعر یاد آ گیا کہ:

میں ٹڈوں بکھا مہرماں
میرے بکھ نے کھچے ساہ
مینوں جنت حوراں دسدا ایں
کوئی سچ دا لارا لا

جناب سپیکر! پچھلے دو سال سے یہ عوام مہنگائی کی چکی میں پس رہی ہے۔ مہنگائی نے عوام کی کمر توڑ دی ہے۔ غریب غریب سے غریب تر اور امیر بھی غریب ہو گیا بلکہ یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے مزدور و صنعتکار اور آج ہر شخص رو رہا ہے کیونکہ ہر شخص ہی معاشی طور پر بدحال ہے اور ہر شخص دو وقت کی روٹی بہت مشکل سے پوری کر رہا ہے۔ اب تو نوبت فاقوں تک آگئی ہے بلکہ فاقوں سے آگے خودکشیوں تک نوبت جا رہی ہے لیکن پھر بھی یہاں اتنی سہانی باتیں کی جا رہی ہیں پھر بھی یہاں پر دو سالہ کارکردگی کے جشن منائے جا رہے ہیں اور اب تو یہ کہتے ہوئے بھی ڈر لگتا ہے کہ وزیر اعظم نوٹس لیں۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ اپنی speech wind up کریں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! کیونکہ جب وزیر اعظم نوٹس لیتا ہے تو چینی کی قیمت 110/- روپے تک چلی جاتی ہے جب جب وزیر اعظم نوٹس لیتا ہے تو دوائیوں کی قیمتیں چار سو گنا بڑھ جاتی ہیں۔

MR CHAIRMAN: Thank you. The House is adjourned to meet on the Friday 4th September 2020 at 9:00 am.